عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

# ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۶

## پیغام رسالت صلی اللہ علیہ وسلم قیصر روم کے نام

### تذکرہ
### سیدنا عثمان ؓ
ذی النورین ؓ

### ماڈل کالونی
### کراچی کا ربوہ
سازشوں کا مرکز

### زندگی
### ایک جہادِ مسلسل
ایک ہندو نوجوان کا مسلمانوں سے متاثر ہو کر قبولِ اسلام

خدائی خلافت اور آسمانی علوم میں مہارت کا دعویدار

## قادیانی سربراہ مرزا طاہر امتحان میں فیل ہو گیا

## قادیانی الہام = شیطانی الہام

# آپ کے مسائل

از: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرتب: مولانا منظور احمد الحسینی صاحب

## عورت کی امامت مکروہ ہے

آمنہ حق نواز ــــ کراچی

س: میں حافظِ قرآن ہوں میں نے تین سال پہلے تراویح پڑھائی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عورت کی امامت نہیں ہوتی اور عورت تراویح نہیں پڑھا سکتی میں نے پہلے صلوٰۃ التسبیح نماز بھی پڑھائی تھی سننے میں آیا ہے کہ یہ حرام ہے اب میں تراویح نہیں پڑھا رہی سب یہ کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے عورت کیوں نہیں پڑھا سکتی برائے مہربانی فرما کر میرے اس مسئلے کا جواب دیں۔

ج: عورت کی امامت مکروہ ہے اگر وہ امام بنے تو مرد امام کی طرح کھڑی نہ ہو بلکہ صف کے اندر رہے ذرا سی آگے ہو کر کھڑی ہو جائے تراویح کے علاوہ دوسرے نوافل کی امامت مردوں کے لئے بھی جائز نہیں۔

س: میرے پاس کچھ عورتیں آتی ہیں دم کروانے کے لئے میری جب چھٹیاں ہوتی ہیں کیا میں ان دنوں میں دم کر سکتی ہوں؟

ج: اس حالت میں آپ دعائیں پڑھ کر دم کر سکتی ہیں۔

## اذان سے پہلے جماعت کرنے کا حکم

عبدالغفور ــــ کراچی

س: اگر کچھ آدمی مل کر مسجد میں جماعت سے عشاء کی نماز پڑھیں مگر جماعت کے بعد معلوم ہو کہ عشاء کی اذان اس مسجد میں نہیں ہوئی مگر شہر کے دوسری مساجد میں اذان ہو چکی ہو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا اذان کہہ کر دوبارہ جماعت ہونی چاہئے؟ یا وہ ہی جماعت درست ہے اس کی وضاحت کر دیں۔

ج: نماز ہو گئی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں البتہ اور کے دوسرے لوگ اذان کہہ کر جماعت کرا سکتے ہیں۔

## علمائے دین کے مخالف کفارِ مکہ کے جانشین ہیں

عبدالکریم سومرو ــــ کراچی

س: ایک آدمی کا کہنا ہے کہ قرآن کریم کی پانچ آیات مبارکہ منسوخ ہو گئی ہیں ہم لوگوں نے بہت سمجھایا وہ اپنی ضد پر قائم رہا اور کہا کہ تم اپنے علماء کرام سے رابطہ کرو آپ حضرات فرمائیں۔ دوسری بات وہ علماء کرام کا حد درجہ مخالف ہے بقول اس کے دین کا ستیاناس علماء نے کیا ہے۔ جواب سے نوازیں۔

ج: اگر یہ شخص تمام علمائے دین کا مخالف ہے تو در حقیقت دین کا مخالف ہے کیونکہ دین تو دین کے جاننے والوں سے اور انہی کو علمائے دین کہا جاتا ہے، سے ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کفارِ مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اس شخص نے دینِ ابراہیمی کا ستیاناس کر دیا ہے چونکہ وہ داعیٔ دین کے مخالف تھے اس لئے وہ لوگ دینِ حق سے محروم رہے آج علمائے امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور جو لوگ تمام علمائے دین کے مخالف ہیں وہ کفارِ مکہ کے جانشین ہیں، جس طرح وہ دین سے بے بہرہ رہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے محروم رہ کر اپنی عاقبت برباد کریں گے۔ کسی عالمِ دین کی غلطی کی وجہ سے اس کی مخالفت کرنا دوسری بات ہے لیکن علمائے دین کی پوری جماعت کو بدنام کرنا بے دینی ہے۔

ان صاحب کا یہ کہنا کہ قرآن کریم کی پانچ آیتیں منسوخ ہو گئی ہیں اس کے بارے میں آپ کو اس سے پوچھنا چاہئے تھا کہ کیا یہ آیات علمائے دین نے منسوخ کی ہیں یا خود اللہ تعالیٰ نے؟ اگر خود اللہ تعالیٰ نے منسوخ کی ہیں تو اس کو علمائے کرام پر کیا اعتراض ہے؟ اور اگر اس کے خیال میں علمائے دین نے ان آیات کو منسوخ کیا ہے تو ذرا ہمت کر کے ان علمائے دین کے نام بتا دیں؟

در اصل یہ شخص قادیانی مرزائی ہو گا اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لئے علمائے کرام کو بلا وجہ بدنام کرتا ہے۔

## نافرمان قوم پر خدا کا عذاب

مولانا محمد اسعد میرانی

حضرت آدمؑ کے بعد اولادِ آدم نے خوب ترقی کی نسل خوب پھلی پھولی مردوں اور عورتوں سے گاؤں اور شہر بھر گئے سب اپنے باپ آدم کے دین پر قائم تھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اس کا شریک نہیں ٹھہراتے تھے شیطان یہ سب کچھ برداشت نہ کر سکا اس کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا مگر شرک کو معاف نہیں کرے گا اس نے ایک چال چلی اور ترکیب سوچی کہ کس نہ کسی طرح لوگوں کو بتوں کی عبادت پر مائل کیا جائے تاکہ وہ شرک کرنے لگیں اس کے خیال میں آیا کہ لوگوں سے جو بزرگ گزر چکے ہیں ان کی جدائی ان کو پریشان کر رہی ہے ان سے جا کر کہوں کہ جو تمہارے بزرگ گذر چکے ہیں اگر تم ان کو دیکھنا چاہتے ہو تو ان کی تصویریں بناؤ اور ان کو دیکھو وہ یہ سن کر دیر کہنا مان لیں گے شیطان نے ان سے کہا تمہیں اپنے بزرگوں سے دیکھنے کا شوق نہیں ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں مگر وہ تو مر چکے ہیں ہماری نظروں سے غائب ہیں اب ہم ان کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں شیطان نے کہا ہم بتائیں ایک کام کرو انہیں کی ہم شکل تصویریں بناؤ اور صبح شام ان کو دیکھ لیا کرو اس سے تمہارا غم غلط ہو گا تمہارے دلوں کو تسکین ہو گی لوگ دھوکہ میں آ گئے اس رائے کو بہت پسند کیا اور جھٹ پٹ انہیں بزرگوں کی ہم شکل صورتیں بناؤ ایسی صورتیں بنانے بنانے پتھر کی مورتیں بنانے لگے اور اپنے اپنے گھروں میں رکھنے لگے۔

شروع شروع میں سب لوگ خالی برکت، یادگار اور اپنے بزرگوں کی نشانی سمجھ کر اپنے دل کو تسکین دینے کے لئے رکھتے تھے پھر رفتہ رفتہ مورتیوں کی تعظیم شروع ہو گئی رفتہ رفتہ لوگ ان بتوں کو پوجنے لگے ان کو سجدہ کرنے اور ان کے نام کی قربانیاں دینے لگے اور نذریں چڑھانے لگے۔

باقی صفحہ ۳۶ پر

ہفت روزہ

# ختم نبوت

انٹرنیشنل

۱۲ تا ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ مطابق ۶ تا ۱۲ جولائی ۱۹۹۰ء شمسی | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۶

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا


## اس شمارے میں


۱ — آپ کے مسائل اور ان کا حل — ۲

۲ — درود و سلام بحضور خیر الانام (نظم) — ۳

۳ — کراچی کا ربوہ ماڈل کالونی (اداریہ) — ۵

۴ — پیغام رسالت قیصر روم کے نام — ۷

۵ — سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ — ۱۰

۶ — مرزا طاہر امتحان میں فیل ہو گیا — ۱۲

۷ — مولانا محمد شریف کشمیری — ۱۳

۸ — بابری مسجد — ۱۴

۹ — تازیانہ عبرت — ۱۵

۱۰ — ربانی الہام و شیطانی الہام — ۱۶

۱۱ — زندگی ایک جہاد مسلسل — ۱۸

۱۲ — [illegible] — ۲۰

۱۳ — [illegible] — ۲۲

۱۴ — [illegible] — ۲۳

۱۵ — فیصلہ آپ کریں (انگریزی) — ۲۴



پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ [illegible] کراچی



**سرپرست**

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

**مجلس ادارت**

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

**سرکولیشن منیجر**

محمد انور



**رابطہ دفتر**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۲۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 71-737-8199.



**چندہ**

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۵۰ روپے |
| ششماہی | ۷۵ روپے |
| سہ ماہی | ۳۵ روپے |
| فی پرچہ | ۳ روپے |

**چندہ**

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

# درود و سلام بحضور خیر الانام

## صلی اللہ علیہ وسلم

رہِ ہدایت دکھانے والے ، درودﷺ تجھ پر ، سلام تجھ پر
توﷺ ہر زمانے میں ساری دُنیا کا محسن بے بدل رہا ہے
ہر ایک مسلم کو اپنی اُلفت سے دہر میں سرفراز کر دے
غریب کی زیست کا ہے والیؐ ، یتیم و بے کس کا آسرا ہے
یہ تیرا ہے التفات آقاﷺ ، فضائے ارض و سما ہے روشن
ہر ایک انساں سے پیار تیرا ، یہ تیرا خلق عظیم تر ہے
تو عرشِ اعظم کا سیر بیں ہے ، تو نورِ معراج اولیں ہے
ترے صحابہؓ کی زندگانی ، تری رفاقت کا آئینہ ہے
تریؐ اطاعت ہے میرا جادہ ، تری محبت ہے میری منزل
گدائے گوشہ نشیں ہوں تیرا ، میں تیری اُلفت کا ہوں بھکاری
بدل دے میری حیاتِ فانی ، مجھے بھی کر دے تو جاودانی
عطائے صحت کی التجا ہے ، میں ایک مُدّت سے ہوں فسردہ
میں تیرے دَر پر درُود پڑھنے سلام کرنے کو پھر بھی آؤں

خدا سے بندے ملانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
خدا کا رستہ دکھانے والےﷺ ، درود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
محبتوں کے خزانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
دلوں کی ڈھارس بندھانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
جہاں کو جلوہ دکھانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
عدو کو اپنا بنانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
ازل کے جلوے دکھانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
ہر اک کو مظہر بنانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
غلط نگاہ سے بچانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
بنائے اپنا بنانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
نوید رحمت سنانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
شفاء کا مژدہ سنانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ
تمنا دِل کی بڑھانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ

نگاہِ اخگر کے سامنے ہیں ترے حرم کے نقوش روشن
دل و نظر پر لے چھانے والےﷺ ، درُود تجھ پر ، سلام تجھ پرﷺ

---

**نوٹ**

یہ درُود و سلام حج پر جانے والے حضرات کیلئے تحریر کیا گیا تھا ۔ لیکن بعد از وقت وصول ہوئی ۔ کیونکہ کراچی کے ڈاک خانوں میں ہڑتال تھی ۔ ——— (ادارہ)

---

الحاج اخگر سرحدی ، سرگودھا

# کراچی کا ربوہ ثانی ماڈل کالونی، دہشت گردوں اور سازشوں کا مرکز

٭حیدرآباد اور کراچی کے حالیہ ہنگاموں کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور ان دونوں شہروں میں خونریزی، آتشزنی، لوٹ مار، اغواء کی وارداتیں کون کر رہا ہے؟ قیوم آباد کے نزدیک بس اور پاک لینڈ سیمنٹ فیکٹری جانے والی سوزوکی پر حملوں میں پوشیدہ عناصر کون سے ہیں؟ مہاجر، سندھی، پٹھان یا بلوچ اور پنجابیوں کو آپس میں کون لڑا رہا ہے؟ کلفٹن اور ڈیفنس کے علاقے میں ایک اخباری اطلاع کے مطابق پانچسو دہشت گرد داخل ہوئے وہ کس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں؟

یہ معاملہ، یہ تخریب کاری، یہ واقعات اور یہ دہشت گرد کوئی ڈھکے چھپے نہیں۔ ہم ان کالموں میں دلائل کے ساتھ یہ ثابت کر چکے ہیں کہ وطن عزیز پاکستان میں ایک گروہ ایسا ہے جو اکھنڈ بھارت کا حامی ہے۔ جو ملک میں ایسے حالات پیدا کر کے اکھنڈ بھارت کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ گذشتہ دنوں دو مسلح دہشت گرد پکڑے گئے ان کا تعلق ربوہ سے تھا جو قادیانیوں کا صوبہ پنجاب میں مرکز ہے ان دونوں کی گرفتاری کے بعد ہمارے حکمرانوں اور اپوزیشن رہنماؤں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں تھیں لیکن وہ ایک دوسرے پر الزامات لگا کر قادیانیوں کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے حالات سلجھنے کی بجائے بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں جتنی بھی تدبیریں کی جا رہی ہیں ان میں کوئی تدبیر کارگر ثابت نہیں ہو رہی۔

## آمدم برسر مطلب

کراچی میں ماڈل کالونی ایک ایسی جگہ ہے جسے ربوہ ثانی قرار دیا جا رہا ہے، حیدرآباد کے واقعات سے پہلے وہاں خون ریزی کرائی گئی جس کی وجہ سے کرفیو لگا۔ ابھی وہاں کرفیو کا سلسلہ جاری تھا کہ حیدرآباد خون میں نہا گیا اور پھر وہی کھیل کراچی میں کھیلا گیا۔ حالات کی اصلاح کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں

فوج کے کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل آصف نواز نے بھی سکھر میں سینئر فوجی افسروں سے خطاب کرتے ہوئے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم صوبہ میں امن و امان قائم کریں گے خدا کرے ان کی یہ کوششیں کامیاب ہوں اور نہ صرف کراچی اور حیدرآباد بلکہ پورا سندھ امن کا گہوارہ بن جائے لیکن ہم یہ بات ضرور کہیں گے کہ اگر کنواں ناپاک ہو جائے تو اسے پاک کرنے کے لئے اس گندگی، غلاظت یا مردار کو کنویں سے نکالنا ضروری ہے جس کی وجہ سے وہ ناپاک ہوا ہے بعینہٖ ہمارے وطن عزیز پاکستان خصوصاً سندھ میں فساد کا بیج بونے والے آگ و خون کا بازار گرم کرنے والے، اغواء اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں کرنے والے صرف اور صرف قادیانی ہیں جب تک ملک ان سے پاک نہیں ہوتا اس وقت تک یہی حالات رہیں گے ہم تو یہ بات ایک عرصہ سے کہتے چلے آ رہے ہیں اور آئندہ بھی اس وقت تک ہم ایک محب وطن پاکستانی ہونے کے ناطے اپنا فرض ادا کرتے رہیں گے جب تک اس فسادی گروہ کے گریبانوں تک قانون کے محافظوں کا ہاتھ نہیں پہنچ جاتا۔ لیکن اب اس طرف کچھ اور محب وطن افراد بھی متوجہ ہوئے ہیں۔ جن میں ماڈل کالونی ربوہ ثانی کے رہنے والے ایک صاحب عبداللطیف ملک بھی ہیں ان کے بیانات ملاحظہ فرمائیے۔

## اخباری بیانات

(۱) روزنامہ نوائے وقت کراچی ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء میں انہوں نے ایک بیان میں کہا:-

"جناب عبداللطیف ملک نے ایک بیان میں ماڈل کالونی میں قادیانیوں کی تخریبی سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ علاقہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اختلافات بھلا کر دشمن خدا، دشمن ختم نبوت اور دشمنان ازواج مطہرات و اصحاب رسولؐ کے خلاف سرگرم عمل ہو جائیں انہوں نے کہا کہ ماڈل کالونی کراچی قادیانیوں کا ربوہ بنتا جا رہا ہے۔ ماڈل کالونی میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنے میں قادیانی سرفہرست ہیں۔"

(۲) روزنامہ امن کراچی ۹ جون کو ان کا یہ بیان درج کرتا ہے۔

"جناب عبداللطیف ملک نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی تخریبی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ماڈل کالونی کے باشندوں کو قومیت کے نام پر لڑا رہے ہیں اور جبری چندہ وصول کرنے کے علاوہ وہاں آباد مہاجروں، پنجابیوں کو مکان خالی کرنے کا مشورہ دے

رہے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا حکومت اس صورتحال کا فوری نوٹس لے۔

اسی روزنامہ جسارت نے ۹ جون کی اشاعت میں ان کا بیان قدرے تفصیل سے دیا ہے ملاحظہ ہو۔

"جناب عبداللطیف ملک نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی تخریبی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ علاقہ کے مسلمان اور علماء کرام باہم متحد ہو کر دشمنانِ ختم نبوت اور دشمنانِ صحابہ کے خلاف سرگرم عمل ہو جائیں اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے مذموم عزائم کے تحت ماڈل کالونی کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہو چکے ہیں جن علاقوں میں پی پی آئی کی اکثریت ہے وہاں آباد مہاجروں سے غنڈہ ٹیکس وصول کرتے ہیں اور مکانات خالی کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور جن علاقوں میں ایم کیو ایم کی اکثریت ہے وہاں کے پنجابیوں میں خوف و ہراس پھیلا کر ۹ سی پاکیٹ ایریا جانے کا مشورہ دے کر پنجابی آبادی کی ہمدردی حاصل کر رہے ہیں اب تک پندرہ بیس مکان خالی کرا چکے ہیں، عالمگیر سوسائٹی، عباسی مارکیٹ، مدینہ مسجد اور مصطفیٰ مسجد اور ۹ سی بس اسٹاپ کے گلوں سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک مذہبی گروہ مہاجر، پی پی آئی پر فائرنگ کرکے ایم کیو ایم کو بدنام کرتے ہیں اور پی پی آئی سے فائر کرانے میں کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس طرح علاقہ کا امن تہ و بالا ہو رہا ہے انہوں نے ماڈل کالونی کے قبرستان میں قادیانی مرتد کی لاش کو کہیں اور منتقل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ان بیانات کو آپ بار بار پڑھیں اور ہمارے وہ اداریے پڑھیں جو ہم نے اس موضوع پر لکھے ہیں تو آپ کو اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ ہم نے جو کچھ لکھا وہ بالکل صحیح لکھا ہے۔ ہمیں خواہ مخواہ کسی پر الزام لگانے کا شوق نہیں اور نہ ہی ہم کسی پر (خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو) الزام لگانے کو جائز سمجھتے ہیں۔ ہمارے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ یہ اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں اور یہ ان کے (قادیانیوں کے) ایمان کا جزو ہے۔

## پیپلز پارٹی سے

اس لئے ہم اولاً پیپلز پارٹی کی حکومت، وزیر اعظم بے نظیر بھٹو صاحبہ سے کہتے ہیں کہ وہ ان پر قطعاً اعتماد نہ کریں اس وقت ان کے ارد گرد کافی تعداد میں قادیانی موجود ہیں جو ان کے خلاف سازشوں کا جال ہی نہیں بچھا رہے بلکہ گڑھا کھود رہے ہیں۔ جو نہ صرف ان کے لئے بلکہ وطن عزیز پاکستان کے لئے بھی خطرناک ہے۔ لہٰذا انہیں چاہیئے کہ وہ فوراً قادیانیوں کو ہٹا کر مسلمان افسروں کو رکھیں۔ کیا پیپلز پارٹی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ذہین اور مدبر افراد موجود نہیں ہیں؟ وزیر اعظم صاحبہ! بے شک پیپلز پارٹی ہی کو نوازیئے لیکن مسلمان و مرتد، محب وطن اور ملک دشمن کے فرق کو ضرور ملحوظ رکھیئے

## آئی جے آئی کے نام

دوسری گذارش ہم اپوزیشن خصوصاً آئی جے آئی میں شامل جماعتوں اور ان کے رہنماؤں سے کرتے ہیں کہ پچھلے دنوں قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لئے اقلیتوں کے الیکشن ہوئے ان میں کچھ قادیانی ہیں جو اس وقت آئی جے آئی کے ساتھ ہیں اگرچہ ربوہ نے ان سے لاتعلق کا اعلان کیا ہے لیکن یہ محض دکھاوا ہے اس وقت بھی وہ مرزا قادیانی کو نبی وغیرہ، حکیم نور الدین، مرزا محمود، ناصر اور طاہر کو اپنا امام اور پیشوا مانتے ہیں۔ لہٰذا محض چند ووٹوں کے لئے انہیں اپنے ساتھ نہ رکھیئے یہ قادیانی سوچے سمجھے اور طے شدہ منصوبے کے تحت آئی جے آئی کا ساتھ دے رہے ہیں لہٰذا ان پر قطعاً اعتماد نہ کریں اور نہ ہی کسی قسم کی انہیں اہمیت دیں۔

## محب وطن اہل پاکستان سے گذارش

تیسری اور آخری گذارش ہم محب وطن پاکستانیوں خصوصاً اہل کراچی، حیدر آباد اور اہل سندھ سے (خواہ ان کا تعلق کسی گروہ یا جماعت سے ہو) کرتے ہیں کہ وہ منظم ہو کر قادیانی سازشوں، تخریب کاریوں، فساد انگیزیوں سے نہ صرف ہوشیار رہیں بلکہ ان پر کڑی نگاہ رکھیں اگر ممکن ہو تو حکمران طبقہ اور اپوزیشن رہنماؤں کو آگاہ کریں ورنہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے جو پورے ملک میں موجود ہیں، ثبوت کے ساتھ آگاہ کریں انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کے تعاون سے ان کی سازشوں کو بے نقاب کرے گی اور اس کا تدارک کرنے کی کوشش کرے گی۔ یہ پاکستان ہمارا ہے۔ سرحدوں کا دفاع اگر ہماری فوج نے کرنا ہے تو اندرونی محاذ ہم سب نے مل کر سنبھالنا ہے لہٰذا دہشت گردوں اور ملک دشمنوں سے اپنے پیارے ملک کو بچانے کے لئے تیار رہیئے۔

# پیغام رسالت قیصر روم کے نام

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

**روم:** نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل مشرق قریب کی دو حکومتیں جس طرح اپنے سطوت و جبروت، طاقت و حکومت میں نہایت پرشوکت سمجھی جاتی تھیں اسی طرح ان دونوں کے درمیان عرصہ دراز سے کشمکش بھی جاری تھی اور دونوں ایک دوسرے کی طاقت کو فنا کر دینے کے درپے رہتی تھیں ان دونوں میں سے ایک روم کی وہ باجبروت حکومت تھی جس کے زیر اقتدار نہ صرف یورپ بلکہ تمام شام اور عرب و عجم کے بھی بعض حصے آ چکے تھے قوانین و ضوابط اور نظام حکومت کے اعتبار سے روم کو وہ رتبہ عالی حاصل تھا کہ یورپ کی موجودہ متمدن حکومتیں آج تک رومن لاء کی اساس کو وحی الٰہی کی طرح سمجھتی ہیں اور اپنے قوانین کا جزو بنائے ہوئے ہیں۔

اسی طرح عجم و فارس کی حکومت بھی درفش کاویانی کے زیر سایہ اپنی وسعت و حدود مملکت کے اعتبار سے نہ صرف ایران پر قابض تھی بلکہ ایک طرف ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھی تو دوسری جانب عراق عجم سے بھی آگے تک اس کا دائرہ وسیع تھا ہوس ملک گیری کا وہ جذبہ جو اکثر دو طاقتوں کو ٹکرا کر پرامن رعایا کی زندگی کو تباہ و برباد کر دیا کرتا ہے یہاں بھی اپنی پوری قوت کے ساتھ کارفرما تھا۔

اسی لئے چھٹی صدی کے شروع سے تقریباً ۲۵ سال تک ان دونوں حکومتوں کے درمیان سخت ہنگامہ آرائی رہی۔

شروع میں تقریباً پندرہ سال تک قسمت کا پانسہ روم کے خلاف رہا اور خسرو پرویز نے دامن فرات سے وادی نیل اور ساحل باسفورس تک سب تاراج کر دیا۔ آرمینیہ شام مصر، ایشیائے کوچک یہ تمام مشرقی حصہ روم کے اقتدار سے نکل کر ایران کے مقبوضات میں شامل ہو چکا تھا بلکہ خود حکومت کے پایۂ تخت قسطنطنیہ کا وجود اس قسطنطین اعظم کی یادگار ہے جس نے اصنام پرستی کو ترک کر کے سب سے اول یورپ میں عیسائیت کو قبول کیا

ادھر عیسائیت و مجوسیت یا روم و ایران کی کش مکش جاری تھی اور دوسری طرف مسلمانوں میں قدرتاً اس کشمکش کے ساتھ ایک خاص دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ مسلمانوں کی خواہش تھی کہ رومی (جو کہ عیسائی تھے) وہ ایرانیوں کے مقابلہ میں (جو کہ مجوسی اور مشرک تھے) غالب رہیں مگر رومیوں کی پیہم شکستوں اور ایران کی فتح و کامرانیوں سے مسلمان دل شکستہ ہو رہے تھے کہ یک بیک زبان وحی ترجمان نے قرآن عزیز کی یہ بشارت سنائی۔

الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین للہ الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح المومنون ط

قریب کی سرزمین میں رومی مغلوب ہو گئے ہیں لیکن وہ مغلوب ہونے کے بعد چند سال میں پھر غالب ہوں گے اس سے پہلے اور اس کے بعد اللہ ہی کے اختیار میں ہے اس روز مومن خوش ہوں گے۔

یہی وہ بشارت تھی جس کی بناء پر حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک مشرک سے رومیوں کے فتح مند ہونے کی شرط لگائی تھی اور اگرچہ تعیین مدت کے بارہ میں ابتداءً ان سے غلطی ہوئی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ نے کہ عربی لغت میں بضع کا لفظ نو تک استعمال ہوتا ہے صدیق اکبرؓ کو متنبہ کیا اور دوبارہ شرط کرنے پر صدیق اکبرؓ ہی کامیاب رہے۔

قدرت کی کرشمہ سازی دیکھئے کہ قرآن عزیز کی اس بشارت کے بعد ہی پندرہ سال کی پیہم شکستوں اور پایۂ تخت کے محصور ہونے کے باوجود ۶۲۴ء میں جنگ نے دوسری کروٹ بدلی۔ اور ہوا نے ایسا رخ پلٹا کہ اب ایرانیوں کو شکست پر شکست ہونا شروع ہوئی اور قیصر روم کے وہ تمام مقبوضات جو ایرانیوں نے چھین لئے تھے واپس ہونے لگے حتیٰ کہ ۶۲۲ء میں شام کا وہ تمام علاقہ جس کو چند سال پہلے ایرانیوں نے تباہ کر کے عرب سلاطین میں سے اس غسانی خاندان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا جو صدیوں سے حکومت روم کے زیر اقتدار رہ کر استحکام اور ترقی میں بیش از بیش حصہ لے رہا تھا ایک عظیم الشان جنگ کے بعد ایرانیوں سے واپس لے لیا۔ اور یہی وہ جنگ تھی جس نے حکومت ایران کے حوصلے پست کر دیئے اور کامیابی کا سہرا رومیوں کے سر پر باندھا۔

**ہرقل قیصر روم:** ہرقل نے یہ منت مانی تھی کہ خدائے بزرگ و برتر نے اگر مجھ کو اس جنگ میں کامیاب کیا تو میں پاپیادہ بیت المقدس کی زیارت کروں گا خدا نے جب اس کو کامیابی عطا فرمائی تو وہ بے حد مسرور ہوا اپنی نذر پوری کرنے اور خدائے واحد کا شکرانہ ادا کرنے کے لئے اس طمطراق کے ساتھ پیادہ پا حمص سے بیت المقدس روانہ ہوا کہ جہاں قدم رکھتا تھا زمین پر فرش اور فرش پر پھول بچھائے جاتے تھے۔

**حضرت دحیہ کلبیؓ:** یہ وہ وقت ہے جبکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو ہرقل قیصر روم کے پاس اسلام کی دعوت کے لئے نامہ مبارک دیکر بھیج رہے تھے آپ نے حضرت دحیہؓ کو امر فرمایا تھا کہ تم اس خط کو حارث غسانی حاکم بصریٰ کے پاس لے جانا اور اس کے توسط سے قیصر تک پہنچا دینا گذشتہ واقعات میں یہ ذکر اجمالی طور پر آ چکا ہے کہ روم کے زیر

اقتدار شام میں ایک عرب حکومت قائم تھی جس کے حکمرانوں کو آل غسان یا غساسنہ کہتے ہیں اس خاندان کے بانی کا نام جفنہ تھا اس لئے ان کو کبھی آل جفنہ بھی کہا جاتا ہے اس خاندان میں بعض حکمران نہایت جری اور بہادر گذرے ہیں۔ اور انہوں نے روم کے اقتدار کی خاطر ایرانیوں کے مقابلہ میں بے نظیر شجاعت و بہادری کا بارہا مظاہرہ کیا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قیصر کی سلطنت کا داہنا بازو یہی شام کے عرب حکمران تھے۔ اسی لئے ان عرب حکمرانوں کو قیصر کے دربار میں بہت درخور تھا اور قیصر ان کا بے حد اعزاز کرتا تھا اس چھوٹی سی حکومت کا مشہور شہر بصرہ دار السلطنت تھا جو آج کل حوران کہلاتا ہے اور دمشق کے علاقہ میں واقع ہے" یہی وہ شہر ہے جس کے دوران سفر میں بحیرا راہب کا مشہور واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیش آیا تھا"

سنہ ہجری مطابق ۶۲۹ء میں حضرت دحیہ رض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک لے کر روانہ ہوئے راستہ میں ان کو معلوم ہوا کہ حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام اس وقت بصرہ میں موجود نہیں حمص میں ایک عرصہ سے اس لئے مقیم ہے کہ قیصر کی زیارت بیت المقدس اور رسد رسانی کا انتظام کرے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی یہ معلوم کر کے حمص کو روانہ ہو گئے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نقل کرتے ہیں کہ حضور سرور عالم نے حضرت دحیہ کے بعد ہی فوراً عدی بن حاتم کو بھی روانہ کیا تاکہ وہ حضرت دحیہ کی امداد و اعانت کریں اس لئے کہ عدی مذہب کے اعتبار سے نصرانی تھے اور شاہی درباروں کے تمام آداب و طریقے سے بخوبی واقف۔ عدی اگرچہ ابھی تک نصرانی تھے مگر قبیلہ طے کے اسیروں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک اور عدی کی ہمشیرہ کی باعزت رہائی اور واپسی وطن نے ان کے دل میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی بہت جگہ پیدا کر دی تھی چنانچہ وہ بخوشی اس حکم کی تعمیل کے لئے آمادہ ہو گئے۔

## ہرقل کی پیشین گوئی:-

ابن ناطور حاکم بیت المقدس کا بیان ہے کہ ابھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد راہ ہی میں تھے کہ ایک روز صبح کو ہرقل بہت پریشان بستر راحت سے اٹھا درباریوں میں سے ایک ندیم خاص نے عرض کیا کہ آج نصیب اعداء حضور کی طبیعت بہت زیادہ مضمحل نظر آتی ہے نہ معلوم کہ حضور والا کو کیا پریشانی ہے؟ ہرقل نے کہا کہ شب میں میں نے ستاروں پر نظر کی تو دیکھا کہ ایک نیا ستارہ طلوع ہوا ہے نجوم و کہانت کے ذریعہ جب میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ نبی آخر الزماں کی ولادت کسی ایسی سرزمین میں ہوئی ہے جہاں کے باشندے ختنہ کراتے ہیں اور اس کی بادشاہت تمام عالم پر چھا گئی تم بتا سکتے ہو کہ اس زمانہ میں کس قوم میں ختنہ کی رسم ہے اہل دربار نے عرض کیا کہ یہود کے علاوہ اور کسی قوم میں ختنہ کی رسم نہیں ہے آپ اس قدر ملول نہ ہوں اپنی تمام قلمرو میں حکم دیدیجئے کہ کوئی یہودی زندہ باقی نہ رہے۔

اس واقعہ کے چند روز بعد حمص سے حارث غسانی نے ایک عربی شخص کو بیت المقدس میں ہرقل کے پاس بھیجا یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ کے حالات زندگی اور دعوت الٰہی کے حالات سناتا تھا۔

ہرقل کی خدمت میں جب یہ شخص پیش ہوا اور بعثت نبوی کا ذکر کیا تو ہرقل نے حکم دیا کہ اس شخص کو علیحدہ لے جا کر دیکھو کہ مختون ہے کہ نہیں جب ہرقل کو اطلاع دی گئی کہ واقعی وہ مختون ہے تو ہرقل نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تمام عرب میں ختنہ کی رسم جاری ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں تمام عرب ختنہ کراتے ہیں۔ ہرقل نے یہ سن کر کہا کہ بے شک تو شخص جس کی نبوت کا حال سناتا ہے وہ ہی دنیا کا سردار ہے جو تمام عالم پر غالب آئے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہ عربی شخص عدی بن حاتم ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ رض کی اعانت کے لئے بھیجا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حافظ الدنیا کا یہ قیاس صحیح ہو اور چونکہ عدی شام کے علاقوں سے بہت زیادہ واقف تھے اس لئے حضرت دحیہ رض سے پہلے ہی حمص پہنچ گئے ہوں اور حارث شاہ بصریٰ نے فوراً ہی ان کو بیت المقدس روانہ کر دیا ہو۔

## دعوت اسلام:

ہرقل ان ہی حالات میں بیت المقدس میں مقیم تھا کہ حضرت دحیہ رض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک لیکر حمص پہنچے اور حارث غسانی کو والا نامہ سپرد کر دیا حارث نے نامہ مبارک کو مع حضرت دحیہ کے قیصر کے دربار میں بیت المقدس بھیج دیا۔

حضرت دحیہ رض جب بیت المقدس پہنچے تو اہل دربار غسان کو سمجھایا کہ جب تم قیصر کے سامنے پہنچو تو تخت کے سامنے سجدہ کرنا اس لئے کہ اس دربار کا یہی دستور ہے حضرت دحیہ رض نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارا مذہب خدا کی ذات اقدس کے سوا کسی کے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا میں ہرگز ایسا نہ کروں گا۔ اہل دربار نے کہا کہ اچھا اگر یہ نہیں کر سکتے تو تم جب دربار میں پہنچو تو خود اپنے ہاتھوں سے اس نامہ کو قیصر کے سامنے رکھ دینا اس لئے کہ تخت شاہی پر نامہ رکھ دینے کے بعد کسی کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ اس کو ہاتھ لگائے صرف قیصر ہی اپنے ہاتھ سے اس کو اٹھا سکتا ہے۔

قیصر کو جب نامہ مبارک ملا تو اس نے حکم دیا کہ عرب کا کوئی تاجر شخص اگر یہاں مقیم ہو تو اس کو لاؤ۔ صلح حدیبیہ کا زمانہ تھا۔ قریش اور مسلمانوں کی مصالحت کی وجہ سے تجارت کی راہیں پر امن تھیں اس لئے بیت المقدس کے قریب ہی قریش کے تاجروں کا ایک قافلہ تجارت کے سلسلہ میں مقیم تھا جس کے امیر قافلہ ابوسفیان تھے (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) قیصر کے قاصد غزہ پہنچے اور قافلہ والوں کو جا کر لے آئے اور پیش کر دیا

قیصر نے بڑے تزک و احتشام اور کر و فر کے ساتھ دربار شاہی منعقد کیا اور تخت کے چاروں طرف امراء و پادری، اور راہب صف بستہ بیٹھے پھر حکم دیا کہ قاصد عرب تاجروں اور ترجمان کو بلاؤ۔ جب دربار مکمل ہو گیا تو عرب تاجروں سے کہا کہ تم میں سے اس مدعی نبوت کا قریبی رشتہ دار کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا "میں" قیصر نے ان کو حکم دیا کہ تخت کے قریب آؤ" اور ابوسفیان کے باقی ہمراہیوں سے کہا کہ تم اس شخص کے پیچھے بیٹھ جاؤ اور میں اس شخص سے کچھ سوالات کرتا ہوں اگر کسی جواب میں بھی یہ جھوٹ بولے تو تم فوراً ہی مجھ کو مطلع کر دینا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ بخدا اگر مجھے یہ حیا دامن گیر نہ ہوتی کہ میرے جھوٹ کی یہ جماعت فوراً تردید کر دے گی تو میں کبھی کذب بیانی سے نہ چوکتا۔ مگر اس قدر پھر بھی کہہ گیا کہ آپ کس شخص کے متعلق دریافت کرتے ہیں وہ تو ساحر اور

کذاب ہے قیصر نے کہا کہ میں نے گالیاں دینے کے لئے نہیں بلایا جو کچھ دریافت کرتا ہوں اس کا جواب دو۔ اس کے بعد قیصر اور ابوسفیان کے درمیان اس طرح سلسلۂ گفتگو شروع ہوا۔

قیصر۔ مدعی نبوت کا خاندان کیسا ہے؟

ابوسفیان۔ نہایت شریف ہے۔

قیصر۔ اس سے پہلے بھی کبھی اس خاندان میں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان۔ نہیں، کبھی نہیں۔

قیصر۔ اس کے خاندان میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟

ابوسفیان۔ نہیں۔

قیصر۔ اس کے پیرو ذی وجاہت ہیں یا کمزور؟

ابوسفیان۔ کمزور۔

قیصر۔ اس کے پیرو بڑھتے رہتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں؟

ابوسفیان۔ بڑھتے رہتے ہیں۔

قیصر۔ کسی شخص نے اس کے دین میں داخل ہو کر اسے ترک تو نہیں کیا؟

ابوسفیان۔ کسی نے ایسا نہیں کیا۔

قیصر۔ اس کے دعویٰ نبوت سے قبل تم اسے جھوٹا تو نہیں سمجھتے تھے؟

ابوسفیان۔ نہیں۔

قیصر۔ کبھی وہ عہد کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے؟

ابوسفیان۔ کبھی نہیں مگر آج کل اس کے اور ہمارے درمیان جدید معاہدہ (صلح حدیبیہ کی طرف اشارہ تھا) ہوا ہے نہ معلوم کہ وہ اس پر قائم بھی رہتا ہے کہ نہیں۔

قیصر۔ کبھی تم لوگوں کی اس کے ساتھ جنگ کی بھی نوبت آئی ہے؟

ابوسفیان۔ ہاں۔

قیصر۔ نتیجہ کیا رہا؟

ابوسفیان۔ کبھی وہ غالب آیا اور کبھی ہم۔

قیصر۔ اس کی تعلیم کیا ہے؟

ابوسفیان۔ وہ کہتا ہے کہ خدا کی پرستش کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ باپ دادا کی مشرکانہ ریت کو چھوڑ دو۔ نماز پڑھو، سچ بولو، پاکدامنی اختیار کرو۔

اس کے بعد حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھا جائے ترجمان نے خط پڑھنا شروع کیا پیغام رسالت کے یہ الفاظ تھے

## نقل نامۂ مبارک بنام ہرقل قیصر روم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد عبد اللہ
ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی
من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعوک
بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ
اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین
ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و
بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ
شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون
اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون

**ترجمہ:** شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے یہ خط محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے جو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے ہرقل شہنشاہ روم کے نام، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا متبع ہے بعد حمد و صلوٰۃ میں تجھکو اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں اسلام قبول کرلے تمام آفات سے محفوظ رہے گا اور دوہرا اجر اللہ تعالیٰ تجھ کو عطا فرمائے گا۔ اور اگر تو نے انکار کیا تو تمام رعایا کا وبال تیری ہی گردن پر رہے گا۔ اے اہل کتاب آؤ اس کلمہ کی طرف جو تمہارے اور ہمارے درمیان برابر ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم ایک دوسرے کو اللہ کے سوا اپنا رب بنائیں اور اگر تم کو اس سے انکار ہے تو تم گواہ رہنا کہ ہم تو مسلمان ہیں۔

**نیاق برادر قیصر:** عجم کا دستور تھا کہ جب امراء و حکام اور بادشاہ کو خط لکھتے تو حاکم یا بادشاہ کے نام سے شروع کرتے اور اپنا نام آخر میں لکھتے اس لئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک پڑھا گیا جس کی ابتداء خود نام مبارک سے کی گئی تھی تو قیصر کے بھائی نیاق کو سخت ناگوار گذرا اور وہ نہایت غیظ و غضب کے ساتھ کہنے لگا کہ اس عربی نے بادشاہ کی سخت توہین کی ہے روم کے بادشاہ کے نام خط لکھا جائے اور شروع اپنے نام سے ہو، یہ کہہ کر چاہتا تھا کہ نامہ مبارک کو چاک کر دے یہ دیکھ کر قیصر نے سختی سے روکا اور کہا کہ اس میں توہین کی کیا بات ہے اس نے مجھ کو سلطان روم ہی تو کہا ہے واقعہ کے خلاف تو کوئی ایسی بات نہیں لکھی پھر یہ غیظ و غضب کیسا!!

قیصر نے یہ بھی کہا کہ میں نے آج تک اس شان کی تحریر اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی قیصر اور ابوسفیان کی گفتگو نے امراء دربار اور پادریوں اور راہبوں کو برہم کر دیا تھا اب نامۂ مبارک کو سن کر اور زیادہ برافروختہ ہو گئے یہ حالت دیکھ کر قیصر نے عرب تاجروں کو دربار سے اٹھا دیا۔

طبری بروایت ابن اسحٰق روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک پڑھا جا چکا تو ہرقل نے حضرت دحیہ سے تنہائی میں یہ کہا کہ مجھے یقین کامل ہے کہ جن کی جانب سے تم خط لے کر آئے ہو وہ خدا کے سچے رسول ہیں لیکن جیسا کہ تم دیکھ چکے ہو میری قوم اس معاملہ میں سخت برہم ہے وہ ہرگز میری پیروی نہ کرے گی۔ البتہ تم شہر رومیہ میں جاؤ وہاں کا حاکم مذہبی حیثیت سے اسقف (پاپا) کا درجہ رکھتا ہے قوم پر اس کا مذہبی اثر بہت زیادہ ہے وہ اگر اس پیغمبر کی رسالت کی تصدیق کر دے گا تو پھر مجھ کو بھی ان کے سچے ماننے کا موقع مل سکے گا۔ تم خود رومیہ جاؤ اور ضغاطر کے پاس میرا خط لے کر جاؤ اور فوراً اس کا جواب لے کر واپس آؤ۔

قیصر نے گفتگو ختم ہی کی تھی کہ چہار جانب سے شور و شغب شروع ہو گیا اور حاضرین نے اس گفتگو کے خلاف اپنی نفرت و حقارت کا کافی مظاہرہ کیا اور نہ صرف یہ بلکہ دربار سے غیظ و غضب میں اٹھ کر دروازہ کی طرف بڑھے مگر دیکھا کہ دروازے بند تھے اور قیصر نے جب یہ رنگ دیکھا تو ان کو واپس بلا لیا اور کہنے لگا کہ بے وقوفو میں نے تم سے یہ باتیں محض آزمائش کے لئے کہی تھیں میں دیکھنا چاہتا تھا کہ تم اپنے مذہب میں کس قدر ثابت قدم ہو اہل دربار نے قیصر کی جب یہ گفتگو سنی تو بہت خوش ہوئے اور اظہار مسرت میں قیصر کی تخت بوسی کی۔

قیصر کے دل میں اگرچہ نور اسلام کی روشنی آ چکی تھی مگر تخت و تاج کی حرص اس روشنی پر غالب آ گئی اور اس طرح یہ نور اسلام ظلمت کفر کی تاریکی میں بجھ کر رہ گیا۔

طبری کی روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت دحیہ جب ضغاطر کے پاس قیصر کا پیغام لے کر پہنچے تو اس نے نبی کریم

باقی صفحہ ۱۶ پر

# امام مظلوم سیدنا عثمان ذی النورین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر: سعید احمد، اورنگی ٹاؤن کراچی

## نام ونسب

**اسم** مبارک عثمانؓ اور لقب ذوالنورین تھا نسب آپ کا پانچویں پشت میں رسول خداؐ سے ملتا ہے یعنی عبد مناف کے دو فرزند ہاشم اور امیہ تھے ایک کی اولاد رسول خداؐ ہیں اور ایک کی اولاد حضرت عثمانؓ۔

**ولادت** امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ کی ولادت واقعہ فیل کے چھ برس بعد بعثت نبویؐ سے ۳۴ سال قبل ہوئی۔ ۵۷۶ء

**قبول اسلام** آپؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رہنمائی سے مشرف بہ اسلام ہوئے حضرت عمر فاروقؓ سے بہت پہلے اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے ایک دن پہلے دولت ایمان حاصل فرمائی۔

## دیگر حالات

امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ آقائے نامدار سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے خلیفہ ہیں مع اہل بیت سب سے پہلے ہجرت کرنے والے حضور ختمی مرتبتؐ کے چہیتے اور اولوالعزم اور نامور صحابیؓ اور آپ کی دو نور نظر کے یکے بعد دیگرے شوہر آپ کا نام اوراق تاریخ اسلام میں نمایاں جلوہ گر ہے۔ آپ نے اسلام اور مسلمانوں پر بے دریغ دولت صرف فرما کر اب میسحا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی دعائیں حاصل کیں ظلم و جور کے واقعات جب لکھے پڑھے یاد دہرائے جائیں گے آپ کا خون ناحق آنکھوں کے آنسو رلائے گا۔ آپ کا واقعہ شہادت بڑا دردناک ہے آج بھی تیرہ سو سال گذر جانے کے بعد قرآن مجید کا صفحہ خون سے رنگین ہے۔ ایک مدت تک کتابت وحی آپ کے ذمہ رہی اور یہ وہ خدمت ہے جس کے انجام دینے والوں کی تعریف قرآن حکیم میں آئی ہے کتابت وحی کے علاوہ آنحضرت کے نجی خطوط لکھنا بھی حضرت عثمانؓ سے ہی متعلق تھا۔

مردوں میں سب سے پہلے جس شخص نے نبیؐ کی آواز پر لبیک کہا وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ذات گرامی تھی آپ نے نہ صرف خود اسلام قبول کیا بلکہ اپنے دوستوں اور ملنے والوں کو بھی دین حق کی تبلیغ کی تلقین فرمائی ان کے ملنے والوں اور مخلص دوستوں میں سب سے پہلے جس سعید الفطرت شخص پر ان کے پند و نصائح کا اثر ہوا وہ حضرت عثمان غنیؓ تھے حضرت عثمان بنی امیہ میں پہلے شخص ہیں جو اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے ان کے چچا حکم بن ابی العاص کو خبر ہوئی تو جوان بھتیجے کو رسیوں سے باندھ ایک درخت سے مضبوط باندھ دیا پھر لکڑیوں سے خوب مارا حضرت عثمانؓ نے کہا چچا جتنا چاہو مارو مگر اسلام تو اب دل سے نکلتا نہیں ہے تم بے شک مجھے مارتے مارتے جان سے بھی کیوں نہ مار ڈالو مگر میں کسی صورت بھی اپنی زندگی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت عثمانؓ اسلام میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں اپنا مال ومتاع اپنی جائیداد و املاک اپنا گھر بار اپنے عزیز و اقارب اور اپنا وطن چھوڑ کر دیار غیر میں عرب سے سینکڑوں کوس دور ہجرت فرمائی آپ کے ساتھ اپنی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہؐ بھی تھیں کل قافلہ گیارہ مردوں اور چار عورتوں پر مشتمل تھا۔ یہ ہجرت حضرت عثمانؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بعثت نبویؐ کے پانچ سال بعد ماہ رجب میں کی کچھ عرصہ بعد حضرت عثمانؓ مع اپنی زوجہ محترمہ کے واپس مکہ چلے آئے دوسری دفعہ مدینے کی طرف ہجرت کی جس کے تھوڑے دنوں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مدینہ تشریف لے آئے ہجرت کے بعد سے حضرت نبی کریمؐ کی وفات تک تقریباً ہر جنگ میں حضرت عثمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور ہر موقع پر آپ نے کثیر مال سے اسلام کی اعانت وامداد کر کے ایثار و اخلاص کی بہترین مثال قائم کی۔

مدینہ شریف میں میٹھے پانی کا ایک کنواں تھا اور وہ بھی ایک یہودی کی ملکیت میں وہ اس کا پانی مسلمانوں کے ہاتھ مہنگا فروخت کیا کرتا تھا جس سے غرباء کو بہت تکلیف ہوتی تھی حضرت عثمانؓ نے اس یہودی کو منہ مانگی قیمت دے کر کنواں خرید کر لیا اور مسلمانوں کو عام اجازت دے دی کہ جو چاہے وہاں سے مفت پانی بھر کر لے جائے۔ یہ کنواں بئر رومہ حضرت عثمانؓ نے یہودی سے بیس ہزار درہم میں خریدا تھا۔

مسجد نبویؐ نمازیوں کی کثرت کے باعث تنگ ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش ظاہر کی کہ زمین کا وہ ٹکڑا جو مسجد سے ملحق ہے اگر کوئی خرید کر مسجد کو دے دے تو مسجد وسیع ہو جائے گی یہ سنتے ہی حضرت عثمان غنیؓ فوراً مالک زمین کے پاس گئے اور زمین خرید لی جس سے مسجد کشادہ ہو گئی حضرت عثمان غنیؓ نے کبھی مال سے محبت نہیں کی بلکہ غیر معمولی فیاضی اور دریا دلی کے ساتھ اللہ کی راہ میں اپنی دولت خرچ کرتے رہے ایک جنگ میں تیرہ ہزار سپاہیوں کا اسلحہ اپنے پاس سے فراہم کیا علاوہ ازیں نو سو گھوڑے ایک سو اونٹ اور نقد رقم بھی پیش کی ایک اور لڑائی کے موقع پر چودہ اونٹوں پر سامان خورد ونوش لا کر فوجی ضروریات کے لئے عطا کیا۔ ایک مرتبہ مدینہ میں سخت قحط پڑا غلہ سے بھرے ہوئے اونٹوں کا قافلہ ان کا انہی دنوں باہر سے آیا تھا سارا غلہ حضرت عمر فاروقؓ نے بیت المال سے بہت معقول قیمت دے کر غرباء کے لئے خریدنا چاہا لیکن حضرت عثمانؓ نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا اور عام اعلان کر دیا کہ جسے غلہ ضرورت ہو یہاں آ کر مفت لے جائے۔

مدینہ آنے کے بعد پہلا واقعہ بدر کا پیش آیا اس وقت آپ کی بیوی سخت بیمار تھیں۔ اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ ٹھہرنے اور حضرت رقیہؓ کی تیمارداری کرنے کا حکم دیا مگر یہ مرض الموت تھا کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس تشریف لانے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں سے حضرت عثمانؓ کو برابر کا حصہ دیا کیونکہ آپ حضور کے ارشاد کے مطابق مدینہ میں ٹھہرے تھے۔

جنگ احد میں حضرت عثمانؓ بھی شریک ہوئے ایک مرتبہ انمار ثعلبہ اور بنی غطفان کے قبائل کوہ ذات الرقاع (علاقہ نجد) کے قریب جمع ہوئے تاکہ منظم ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہوں حضور اکرمؐ کو اطلاع ملی تو آپؐ چار سو صحابہ کے ساتھ ان کی مدافعت کے لیے روانہ ہوئے آپ نے اس غزوہ میں حضرت عثمانؓ کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور یہ بہت بڑا اعزاز تھا جو بارگاہ رسالت سے ان کو عطا ہوا۔ غزوہ بنو نضیر اور جنگ احزاب میں بھی حضرت عثمانؓ برابر اپنے آقا کے ساتھ ان کے شریک کار رہے۔

جب ۶ھ میں ایک خواب کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار چار سو صحابہؓ کے ساتھ عمرہ کے لئے مکہ میں تشریف لے گئے تو کفار نے آپؐ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا اور مقابلے کے لئے تیار ہو گئے حالانکہ عام قاعدہ تھا کہ جو شخص یا قبیلہ حج یا عمرہ کے لئے مکہ آتا تو قریش اس کو نہ روکتے تھے خواہ وہ قبیلہ ان کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شہر کے دروازے بند تھے حضورؐ نے اس موقع پر حضرت عثمانؓ کو مکہ والوں کے پاس بھیجا جنہوں نے جا کر ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لڑائی کے خیال سے تشریف نہیں لائے بلکہ صرف زیارت کعبہ کے لئے آئے ہیں تم انہیں شہر میں داخل ہونے سے کیوں روکتے ہو۔ قریش نے کہا کہ اگر تم چاہو تو بے شک عمرہ کر سکتے ہو مگر محمدؐ کو ہم یہاں ہرگز نہ آنے دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا:

"میری غیرت کس طرح گوارا کر سکتی ہے کہ میرا آقا کعبہ کی زیارت نہ کرے اور میں کروں یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔"

اس پر کفار نے حضرت عثمانؓ کو گرفتار کر لیا جب حضرت عثمانؓ واپس نہ پہنچے تو مسلمانوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ عثمانؓ شہید کر دیئے گئے ہیں یہ خبر سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت رنج ہوا اور آپؐ نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اب تو خون عثمانؓ کا بدلہ اور انتقام لے کر ہی یہاں سے جانا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ کر صحابہ کرامؓ سے مرنے پر بیعت لی اور تمام صحابہ کرام نے بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ آپؐ کے دست مبارک پر بیعت کی چنانچہ اس وقت حضرت عثمانؓ وہاں موجود نہ تھے کیونکہ وہ تو سراپا اطاعت ہو کر مکہ میں کفار کی قید میں تھے اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر اس سے حضرت عثمانؓ کی جانب سے بیعت لی یہ بات حضرت عثمانؓ کے لئے اتنی بڑی سعادت ہے جس میں کوئی دوسرا ان کا ہم سر شریک نہیں پھر حضرت عثمانؓ ہی کے معاملے میں بیعت لی گئی تھی جس پر اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہؓ سے اپنی رضامندی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا اس سے بھی حضرت عثمانؓ کا مقام نہایت اعلیٰ و ارفع معلوم ہوتا ہے اس بیعت پر حق تبارک و تعالیٰ نے نہ صرف اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے اس کا نام "بیعت رضوان" رکھا بلکہ قرآن پاک میں تمام بیعت کرنے والوں کو یہ مژدہ سنایا

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ۔

ترجمہ: یقیناً اللہ ان لوگوں سے خوش ہو گیا جنہوں نے (اے محمدؐ) تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی۔

اس بیعت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا۔

ید اللہ فوق ایدیھم

ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ تھا۔

جب کفار مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عزم کا پتہ چلا تو بہت گھبرائے فوراً حضرت عثمانؓ کو چھوڑ دیا اور آنحضرتؐ سے صلح کر لی۔ یہ بیعت، بیعت رضوان کے نام سے اور یہ صلح- صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری سوانح حیات میں یہ واحد واقعہ ہے کہ کسی صحابی کے خون کا انتقام لینے کے لئے تمام موجود صحابہ سے بیعت لی گئی ہو اور بلاشبہ یہ حضرت عثمانؓ کی فضیلت اور بزرگی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

صلح حدیبیہ ۶ھ میں ہوئی تھی اور ۷ھ میں خیبر پر تسلط عطا فرمایا اس جنگ میں بھی حضرت عثمان غنیؓ لشکر اسلام میں موجود تھے۔

۸ھ میں اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلط فرمایا تمام سرداران قریش مجرم بنے ہوئے آپ کے سامنے کھڑے تھے اور اس وقت بھی حضرت عثمانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ فتح مکہ کے بعد حنین کی مشہور جنگ ہوئی اس میں بھی حضرت عثمانؓ کو آپؐ کے ہمراہ رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

غزوہ تبوک ۹ھ میں ہوا مسلمانوں کی مالی حالت اس وقت کچھ اچھی نہ تھی حضور اکرمؐ کو بڑی فکر تھی اس وقت حضرت عثمانؓ آگے بڑھے اور نہایت فراخ دلی کے ساتھ آپ نے بہت کثیر رقم کے ساتھ اسلامی فوج کی امداد کی۔ آپ نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور آپ کے پاس دس ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل فوج ہے میں اس میں سے تہائی فوج کے لئے تمام سامان جنگ مہیا کرنے کی پیشکش کرتا ہوں چنانچہ تیرہ ہزار سے زیادہ سپاہ کا خرچ آپ نے اپنے پاس سے ادا کیا۔

اتنا کچھ دینے کے بعد بھی حضرت عثمانؓ کی طبیعت کی فیاضی اور سخا کے لئے قربانی کا جوش کم نہ ہوا اور آپؓ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے مزید پیش کیے نیز ایک ہزار دینار نہایت ادب کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیئے جس پر آپؐ نے خوش ہو کر فرمایا۔

"آج کے بعد کوئی بھی عمل عثمانؓ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

اس فیاضی و ایثار کی کوئی دوسری نظیر ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگی میں نہیں ملتی اور یہ محض اللہ ہی کا فضل خاص تھا کہ حضرت عثمانؓ کو اسلام کے لئے اس قدر عظیم قربانی اور خدمت کی توفیق ملی اسی سال میں آپ کی دوسری زوجہ دختر پاک حضرت ام کلثومؓ کا انتقال ہو گیا اس موقع پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں سب کو یکے بعد دیگرے عثمانؓ سے بیاہ دیتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہتی اس حدیث سے اس درجہ اور اس مرتبہ کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے جو حضرت عثمانؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تھا۔

۱۰ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مکہ معظمہ کا آخری حج کیا اور حج کے بعد نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری سفر میں بھی حضرت عثمانؓ آپؐ

## خدائی خلافت اور ماموز من اللہ ہونے کا دعویدار

## قادیانی سربراہ مرزا طاہر امتحان میں فیل ہوگیا۔

جنوبی ایشیا ویک نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانی ٹولے کے سربراہ مرزا طاہر احمد لندن یونیورسٹی کے سکول آف اورئینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز کے امتحان میں فیل ہوگئے ہیں یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ مرزا طاہر احمد کو اس امتحان میں شریک ہونے کی ضرورت کیوں پیش آئی کیونکہ وہ ایک گروہ کے مذہبی رہنما ہیں اور ان کے پیروکار اس سے زیادہ سخت امتحان پاس کرچکے ہیں ہمارا تو خیال تھا کہ خلافت کے بعد کسی اور سند کی ضرورت نہیں رہتی لیکن مرزا طاہر احمد نے امتحان میں شریک ہوکر اعتراف کر لینے کا موقع دیا ہے کہ ان کی خلافت کی سند جعلی ہے اس لئے وہ کوئی اصلی سند حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن لندن یونیورسٹی والے بڑے کٹھور نکلے انہوں نے مرزا صاحب کے مقام و مرتبہ کی ذرہ پروا نہ کی اور ان کے پرچے بھی اسی طرح جانچنے شروع کر دیئے جس طرح دوسرے طلبہ کے پرچے جانچتے ہیں اس لئے مرزا صاحب امتحان میں کامیاب نہ ہوسکے۔

زیاد رہے کہ مرزا طاہر کا دادا مرزا قادیانی بھی امتحان میں فیل ہوگیا تھا حالانکہ وہ نبوت کا دعویدار تھا ــــ (ادارہ)

(نوائے وقت ۱۷ مئی ۱۹۹۰ء)

کے ساتھ رہے اور تمام مناسک حج میں شریک تھے اور خطبہ کے وقت بھی موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب خلافت کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دی تو حضرت عثمان اولین بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام ایام خلافت میں حضرت عثمان نہایت صدق و اخلاص کے ساتھ خلیفہ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہر معاملے میں ان سے صلاح و مشورہ کرتے رہے آئندہ خلافت کے متعلق بھی انہوں نے آپ سے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق رائے دی اس پر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کو اپنا جانشین بنانے کا فیصلہ کیا۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے تمام ایام خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اتنا ہی اعتماد رہا جتنا خلیفہ اول کو تھا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب عین نماز میں ایک بدبخت مجوسی کے خنجر سے زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے تو آپ نے شہادت سے قبل چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس شوریٰ قائم کی اور فرمایا یہ چھ آدمی اپنے میں سے ایک کو خلیفہ منتخب کرلیں ان چھ اصحاب میں سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا باقی پانچ کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف " " "

۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص " " "

۴۔ حضرت زبیر بن العوام " " "

۵۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ " " "

یہ حکایات تو بہت طویل ہے تاہم مختصر یہ کہ ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان تین روز تک بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ بالآخر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ باتفاق رائے خلیفہ منتخب ہوگئے آپ کا انتخاب یکم محرم الحرام ۲۴ھ بمطابق ۷ نومبر ۶۴۴ء بروز یک شنبہ عمل میں آیا۔

### شمائل و خصائل۔

قد آپ کا متوسط اور چہرہ مہرہ شکل و صورت کے اعتبار سے حسین و جمیل چہرہ مبارک پر چیچک کے چند نشانات تھے سینہ کشادہ داڑھی گھنی سر پر بال رکھتے تھے آخیر عمر میں زرد خضاب بالوں میں لگانے لگے تھے۔

قبل از اسلام بھی قریش میں آپ کی بڑی عزت تھی اور بڑے باحیا اور سخی سمجھے جاتے تھے۔ خصائص مذکورہ میں منجملہ یہ کہ حیا کی اتنی شدت تھی کہ منہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے غسل کے وقت تنہائی میں جسم اطہر برہنہ فرماتے تھے نہایت دلیر اور بہادر بے مثل دیے مثال غازی و مجاہد بہت کثیر المناقب اور انتہا درجہ کے خدا ترس۔

### عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نبی کریم کی محبت رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے شام کی طرف چلنے کو کہا تو انہوں نے یہی جواب دیا تھا کہ شہ رگ بھی کٹ سکتا ہے نہ تربت رسول کا قرب، جان جاتی ہے چلی جائے۔

### خشیت باری تعالیٰ

باوجودیکہ آپ کو سرکار دو عالم نبی کریم نے جنت کی خوشخبری سنا دی تھی مگر ہمیشہ آپ خوف خدا سے لرزاں و ترساں رہتے تھے جب کبھی ان کے سامنے میدان حشر کی نفسا نفسی اور دوزخ کی تکالیف کا ذکر آتا بے اختیار آبدیدہ ہوجاتے تھے۔

### شہادت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو ذوالنورین کے خطاب سے نوازے گئے اور خلفائے راشدین عشرہ مبشرہ میں جن کا شمار ہوا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد مسند خلافت کے لئے منتخب کئے گئے بارہ دن کم بارہ سال اس مسند خلافت کو رونق بخشنے کے بعد ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو بڑی مظلومیت کے ساتھ باغیوں کے ہاتھوں بے دردی سے شہید ہوئے۔

بقیہ : قادیانی الہام

کی ذہنی حالت کا بھی اندازہ نہیں جو روٹی تک خود توڑ کر نہیں کھا سکتا تھا۔

افسوس کا مقام ہے تمہارے لیے کہ تم نے صرف انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اسلام پر نشتر چلانے کی احمقانہ کوشش کی اور پورے عالم میں تمہیں ایک پاگل کے علاوہ کوئی صاحب عقل شخص ہی نہیں ملا۔ اس لیے کہ مرزا قادیانی نے خود جو لکھا ہے اور اس کے حواریوں نے جو کتب میں لکھی ہیں وہ اسے صرف اور صرف پاگل اور مخبوط الحواس تو ثابت کرسکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں یہ اور بات ہے کہ ایسے شخص کی پیروی میں نہ صرف دنیا بلکہ جانتے بوجھتے ہوئے تم نے اپنی آخرت بھی داؤ پر لگا رکھی ہے۔

## جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا

# محمد شریف کشمیری کی رحلت

تحریر: محمد ازہر مدیر "الخیر" ملتان

جامعہ خیر المدارس کی تاسیس سے دم تحریر تک اس ادارے کو کل من علیہا فان کے اٹل اور بے لچک ضابطۂ فطرت کے تحت جن علمی و دینی نادرۂ روزگار شخصیات کی جدائی کے صدموں نے صرف متاثر ہی نہیں کیا ہلا کر رکھ دیا ان میں استاذ العلماء عارف باللہ بانی جامعہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہ کی رحلت کے بعد استاذ الاساتذہ محدث جلیل جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا محمد شریف کشمیری نور اللہ مرقدہ کا نام سرفہرست ہے۔ خیر المدارس کے ساتھ ان کی طویل وابستگی اور مخلصانہ بے لوث خدمات نے ان کے اسم گرامی اور خیر المدارس کو لازم و ملزوم بنا دیا تھا۔ افسوس کہ ۱۱ شوال ۱۴۱۰ھ ہجری پیر کی شب کو جامعہ کے ساتھ ان کی ۴۰ سالہ رفاقت کا زریں باب ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا اور ان کے علوم و فیوض کا چشمۂ صافی ہزاروں تشنگان علوم کی پیاس بجھانے اور بنجر و بے آباد دلوں کی زمین کو سرسبز و شاداب کرنے کے بعد اس عالم فانی کے لحاظ سے خشک ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جامعہ خیر المدارس کو اپنی تاریخ میں تائید ایزدی سے جو عبقری شخصیات میسر آئیں ان میں ایک ممتاز وجود حضرت علامہ کشمیری کا بھی تھا۔ آپ جہاں منطق، فلسفہ، کلام، عقائد اور دیگر علوم عقلیہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے وہاں حدیث و تفسیر، فقہ اور علوم نقلیہ میں بھی معاصر علماء میں ممتاز اور یگانۂ روزگار تھے۔ بے پناہ حافظہ اور بے مثال انداز تدریس کے باعث آپ کا شمار برصغیر کے چوٹی کے شیوخ حدیث میں ہوتا تھا۔ حضرت کشمیری علمی تبحر، جامعیت علوم، سلامتی طبع، وقار و تمکنت، خلوص و للہیت، زہد و تقویٰ اور تواضع و بے نفسی ہر لحاظ سے عدیم النظیر اور اسلاف و اکابر دیوبند کا جیتا جاگتا نمونہ تھے۔

آپ نے محدث عصر حضرت مولانا علامہ محمد انور شاہ کشمیری، مفتی اعظم ہند مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، شمس العلماء حضرت مولانا شمس الحق افغانی اور مولانا حکیم برکات احمد ٹونکی جیسے اساطین علم کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور حقیقت یہ ہے کہ استحضار علوم، رسوخ فی العلم، ذہانت، تفقہ فی الدین اور علمی تبحر میں اپنے اساتذہ کرام کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔

آپ ریاست قلات کے نائب وزیر معارف ازہر الہند دارالعلوم دیوبند کے درجہ علیا کے استاذ اور بعد ازاں تاحیات جامعہ خیر المدارس کے صدر مدرس و شیخ الحدیث کے مناصب جلیلہ پر فائز رہے مگر ان جلیل القدر مناصب کے باوجود آپ کے دامن اخلاص و اخلاق پر کبر و خود نمائی کا خفیف سے خفیف داغ بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ تواضع و انکسار کے ساتھ غیرت و خودداری میں ہمیشہ اپنے اسلاف کرام کا نمونہ نظر آتے۔ جامعہ خیر المدارس کے شمالی صدر دروازے کے سامنے ایک تنور والے کی چھوٹی سی دکان ہے جس پر اکثر و بیشتر مزدور اور غریب طبقہ کے افراد صبح و شام کھانا کھاتے نظر آتے ہیں۔ احقر نے کئی مرتبہ حضرت الاستاذ کو دوپہر کے وقت اسی معمولی دکان پر کھانا کھاتے دیکھا، حالانکہ حضرت کے ادنیٰ اشارہ پر جامعہ کی طرف سے بہتر اور پرتکلف کھانے کا انتظام ہو سکتا تھا، مگر آپ کی غیور و خوددار طبیعت نے اس قسم کی استدعا یا تذکرہ بھی کبھی پسند نہیں کیا۔

؎ عنقا را بلند است آشیانہ

حضرت الاستاذ ۱۹۵۰ء میں جامعہ خیر المدارس میں بانی جامعہ حضرت مولانا خیر محمد قدس سرہ کی دعوت پر تشریف لائے اور تا زیست خیر المدارس کے ساتھ عہد وفا نبھایا، اس دوران آپ کو متعدد سرکاری و غیر سرکاری مناصب و مراعات کی پیشکشیں ہوئیں مگر انہوں نے ان کے قبول کرنے سے صاف معذرت کر لی۔ اور اپنے اسلاف کی طرح آخر وقت تک علم ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ مدارس عربیہ میں وظیفہ یا مشاہرہ کے نام سے جو..... مقدار مدرسین کو دی جاتی ہے اس سے ان کے قریبی حلقے بخوبی واقف ہیں۔ بسا اوقات اس سے جائز معاشی ضروریات بھی پوری نہیں ہو پاتیں ایسے حالات میں پرکشش مناصب اور خطیر مشاہرات کو ٹھکرا کر قوت لا یموت کو اختیار کیے رکھنا بے نفسی اور اخلاص و استغناء کی روشن مثال ہے۔

حضرت العلامہ علم و شفقت اور محبت میں بھی بے مثال تھے، ان کی تدریسی و علمی خدمات ۶۰ سال پر محیط ہیں جن میں کم و بیش ۴۰ برس جامعہ خیر المدارس میں گزرے۔ اتنے طویل عرصہ میں بیسیوں خلاف طبع امور پیش آ سکتے اور عملاً ایسا ہوا بھی، بالخصوص بانی جامعہ مولانا خیر محمد صاحب کے سانحۂ وفات کے بعد ان کے جانشین مخدوم محترم حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کا زمانہ اہتمام کچھ عرصہ بعض خارجی عوامل کے زیر اثر آپ کیلئے زیادہ خوشگوار نہیں رہا۔ مگر آپ کے علم و مروت اور جامعہ کے ساتھ اخلاص و وفا میں کبھی کوئی تغیر نہیں آیا اور آپ کی پوری زندگی عملاً اس شعر کی تصویر رہی ہے

ماقصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

اہل علم عام طور پر اپنے تلامذہ کا ذکر بڑے فخر سے کرتے ہیں اور اساتذہ اپنے طلبہ کے علم و فضل اور مقام و شہرت کو اپنی طرف ہی منسوب سمجھتے ہیں مگر حضرت علامہ کشمیری اس قسم کے پندار میں کبھی مبتلا نہیں ہوئے۔ حالانکہ اس وقت برصغیر بالخصوص پاکستان مشرب دیوبند کے کم اساتذہ حدیث ایسے ہوں گے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کے سلسلۂ تلمذ میں داخل نہ ہوں۔ مشاہیر میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ (صدر جمعیۃ علماء ہند) مولانا محمد سالم قاسمی مدظلہ، مولانا عبید اللہ انور، مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ اور مولانا سلیم اللہ خان صاحب (صدر وفاق المدارس) کے نام آپ کے تلامذہ میں آتے ہیں مگر آپ نے کبھی برسبیل تذکرہ بھی یہ تاثر نہیں ہونے دیا کہ یہ شخصیات میری شاگرد ہیں بلکہ ان کا نام ہمیشہ ایسے احترام و اکرام سے لیتے کہ سننے والا یہ سمجھتا کہ آپ اپنے کسی بڑے یا کم از کم ہم مرتبہ عالم کا ذکر کر رہے ہیں۔

اپنے سفر آخرت پر روانہ ہونے سے قبل حضرت والا کو ذہنی طور پر ایک عظیم حادثے سے دوچار ہونا پڑا۔ جو انشاء اللہ آپ کے

باقی صـ ۲۶ پر

# بابری مسجد کی جگہ کوئی مندر نہیں تھا

## مشہور و ممتاز مورخ

## پروفیسر رام شرن شرما کا ایک حقیقت افروز انٹرویو

مسٹر رام شرن شرما ممتاز مورخ اور قدیم ہندوستانی تاریخ کے ماہر ہیں۔ انہوں نے ابھی حال ہی میں ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے اس بات کا شدت کے ساتھ انکار کیا ہے کہ تاریخ ان لوگوں کا ساتھ دے رہی ہے جو بابری مسجد کو رام جنم بھومی کہہ رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ بات قطعی تاریخی حقائق کے خلاف ہے۔ بابری مسجد کی جگہ تاریخ کسی ایسے مندر کی تائید نہیں کرتی جسے توڑ کر مسجد بنائی گئی ہو۔

پیش خدمت ہے مسٹر شرما کا انٹرویو۔

سوال: آثار قدیمہ کس حد تک رام کی جائے پیدائش کے طور پر اجودھیا کے وجود کی تصدیق کرتے ہیں؟

جواب: ہم لوگ اگر ہندو عقیدے کی تاریخ کو دیکھیں تو قرون وسطیٰ میں اجودھیا جو مذہبی تیرتھ گاہ کے طور پر ابھرا ہے وشنو سمرتی کے ۸۵ ویں باب میں شہروں، جھیلوں، ندیوں، پہاڑیوں وغیرہ سمیت ہندوؤں کی ۵۲ تیرتھ گاہوں کا ذکر آیا ہے۔ اس لسٹ میں اجودھیا شامل نہیں ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ لسٹ تیسری صدی عیسوی کی ہے۔ اور اس میں تیرتھ کی پرانی جگہوں کو شامل کیا گیا ہے اب تک کی تحقیقات کے بموجب ۱۱ ویں صدی عیسوی تک اترپردیش کے کسی بھی حصے میں ملک کے کسی مندر کا سراغ نہیں ملتا۔

اترپردیش کے محکمہ آثار قدیمہ کے سابق ڈائریکٹر مسٹر آر سی سنگھ نے اجودھیا میں ایسے مقامات کا پتہ لگایا ہے رن موچن گھاٹ اور گپتار گھاٹ میں بھی دو مقامات کا انہیں علم ہوا ہے۔ مگر مسٹر سنگھ کا کہنا ہے کہ ان میں بیشتر مقامات کا انہیں دوسری صدی سے پہلے ان کی بود و باش کی کوئی علامت نہیں ملتی۔ اب تک نہ کوئی ایسی مہر مل سکی نہ کوئی ایسا سکہ جس پر بالخصوص "اجودھیا" کندہ ہو۔ ہم لوگوں کے پاس ایسے بہت سے سکے ہیں جو اجودھیا سکوں کے نام سے مشہور ہیں مگر ان میں سے کسی پر بھی اجودھیا کا نام کندہ نہیں ہے جبکہ بعض سکے دوسری صدی قبل مسیح کے ہیں اور بعض پہلی اور دوسری صدی عیسوی کے ہیں۔

سوال: کہا تو یہی جاتا ہے کہ رام مندر کو توڑ کر بابری مسجد مغل شہنشاہ بابر نے اسی زمین پر تعمیر کی تھی۔

جواب: ایسی ان گنت مثالیں پیش کر کے بتایا جا سکتا ہے کہ جہاں اقتدار ہوتا ہے وہاں ہندو اور مسلمان دونوں حکمران طبقے برابر کے ظالم ہو جاتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہندو اور مسلمانوں کی رواداری کی ان گنت مثالیں ہیں اس لئے مسلم حکمرانوں کو ظالم بنا کر پیش کرنا اور ہندو حکمرانوں کو نرم خو بتانا غلط ہے۔ فرقہ وارانہ پروپیگنڈے کی بدترین مثال بابری مسجد کی دیواروں پر حال ہی میں لگائے گئے ۔۔۔ مورلوں (پینٹنگس) میں سے ایک مورل میں دکھایا گیا ہے کہ بابر کے سپاہی رام کے مندر کو توڑ رہے ہیں اس مندر کا تعارف کراتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اجودھیا کے رام مندر پر حملے کے دوران بابر کے فوجیوں نے ۱۷۵ ہزار ہندوؤں کا قتل عام کیا اور ان لوگوں کے خون سے بابری مسجد تعمیر کی۔ یہ ویسا ہی جھوٹ ہے جیسا جھوٹ یہ ہے کہ بابر نے رام کے مندر کو ڈھایا تھا اور مندر کی زمین پر مسجد تعمیر کی تھی۔

سوال: بابر کے اجودھیا پہنچنے کا کوئی ادبی ثبوت یا آثار قدیمہ کا ثبوت کیا آپ کے پاس ہے؟

جواب: ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ بابر کبھی اجودھیا گیا تھا دوسری طرف بابر گوالیار گیا تھا اور گوالیار کی سیکولر اور مذہبی دونوں قسموں کی عمارتوں کے فن تعمیر کی اس نے تحسین آمیز انداز میں کی ہے ان عمارتوں میں سلطان التمش کی تعمیر کردہ ایک مسجد کا ذکر ہے بقیہ تمام مذہبی عمارتیں ہندوؤں کی ہیں۔ ستم ظریفی ہے کہ ہندو آرٹ اور فن تعمیر کے ایک دلدادہ بادشاہ کو ایک مندر کی تباہی کا ملزم گردانا جا رہا ہے اور وہ بھی کیسا مندر جس کا سرے سے وجود ہی نہیں تھا۔ یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اجودھیا میں رام کا مندر توڑ کر بابری مسجد نہیں بنائی گئی تھی۔ ۱۹۸۰ء میں اترپردیش کے محکمہ آثار قدیمہ نے تقریباً ۸ ہزار چھوٹے بڑے مندروں کا اندراج کیا ہے رام کے بھگتوں کو یہ کھلی آزادی ہے کہ اس تعداد میں جب جتنا اضافہ کرنا چاہیں کریں مگر فرقہ پرستوں کو یہ موقع قطعی نہیں ملنا چاہیے کہ وہ بابری مسجد کو شہید کریں اور ایک متنازعہ زمین پر مندر بنائیں بہترین صورت یہ ہے جیسا کہ بہت سے دوسرے لوگوں نے مشورہ بھی دیا ہے کہ بابری

### اعلانِ تعطیل

بوجہ عیدالاضحیٰ ہفت روزہ ختم نبوت کے عملہ و کارکنان رخصت پر رہیں گے اس لئے آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

مسجد کو قومی یادگار میں تبدیل کر دیا جائے۔

اجودھیا کا پہلی بار حوالہ اتھروید میں ملتا ہے یہ کتاب ۱۰۰۰ء سے ۲۰۰۰ ق م کی ہے جس میں اجودھیا کو افسانوی شہر لکھا گیا ہے اس کا ذکر بھگوان کے شہر کے طور پر ہوا ہے جو آٹھ دائروں اور نو داخلی دروازوں پر مشتمل ہے اور اس کے چاروں طرف روشنی کا ہالہ ہے ۳۰۰ ق م کی ایک بودھ پالی تحریر سیوتا کا یا میں جس اجودھیا کا ذکر آیا ہے وہ دریائے گنگا کے کنارے واقع ہے اس نے ضلع فیض آباد میں سرجو ندی کے کنارے آباد اجودھیا کا کوئی ناطہ نہیں ہو سکتا ہے بالمیکی تصنیف رامائن کی بنیاد پر آرکیولوجیکل سروے آف انڈیا کے ایڈیشنل ڈائریکٹر ایم سی جوشی نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اجودھیا ہوگا بھی تو سرجو ندی سے کچھ دور رہی ہو۔

سوال: آپ اس کا اجمالی ذکر کر سکتے ہیں ہندوستان میں فرقہ وارانہ تاریخ نویسی کا آغاز کب ہوا جس نے آگے چل کر دونوں فرقوں میں مذہبی جنون پسند اداروں تحریروں کی راہ ہموار کی۔

جواب: فرنگی حکمرانوں نے جال بچھایا تھا اور ہندوستان کے کئی مورخین اسی جال میں پھنس گئے تھے ۱۹ ویں صدی عیسوی کے دوران انگریزوں نے مذہبی جذبات کا استحصال کی نو آبادیاتی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے برطانوی مورخین اور ماہرین آثار قدیمہ نے مسلمان حکمرانوں کو ہندوؤں کے مندروں کی توڑ پھوڑ کا ذمہ دار گردانتے ہوئے خروش کیا ان لوگوں کو یہ تاثر دیکر ہر مسلم حکمران نے لگاتار یہ تخریبی کام کیا اس لحاظ سے انگریز دکھانا یہ چاہتے تھے کہ وہ مسلمانوں سے بہتر حکمران ہیں اور ہندوؤں کی عبادت گاہوں وغیرہ پر حملے نہیں کرتے اجودھیا کی یادگاروں کا ذکر کرتے ہوئے ۱۸۹۱ء میں فرنگی مورخ اے فوہرر نے بڑی غیر ذمہ داری کے ساتھ بدنیتی پر محمول اس مثال روایت کو تاریخ کا حصہ بنا دیا کہ رام کی جائے پیدائش سمیت اجودھیا میں تین مندروں کو مسلمانوں نے توڑ پھوڑ دیا۔ حالانکہ ایسے بیانات کی تطبیق کوئی بنیاد نہیں ہے۔

پروفیسر شرما نے وضاحت کی کہ بنگال کے ممتاز مورخین نے مشرقی ہندوستان میں فرنگیوں کی حکومت کے قیام کو نعمت سمجھ کر اس کا خیر مقدم کیا اگرچہ فرنگیوں کی نو آبادیاتی حکومت میں ہندو اور مسلمان دونوں کے لئے برابر کی جگہ رہی مگر جادو ناتھ سرکار جیسے عظیم مورخ نے اسے نجات کا راستہ سمجھ لیا بڑی بدبختی ہے کہ سرکار کے خیالات کو تسلیم کر لیا گیا۔ اور اسے ایل سری واستو جیسے مورخین

# تازیانۂ عبرت

## متنبی قادیان قانونی شکنجہ میں

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

**مرزائیوں** کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ اگر کسی واقعہ سے ان کا مطلب نکل سکتا ہو تو وہ فوراً اسے شائع کر کے تقسیم کرتے ہیں جس سے ان کا مطلب نہ نکلتا ہو تو اسے شیر مادر سمجھ کر ہضم کر جاتے ہیں اور ایسے چپ سادھ بیٹھے رہتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ مذکورہ کتاب "تازیانہ عبرت" معروف بہ "متنبی قادیان قانونی شکنجے میں" از افادات حضرت مولانا کرم الدین صاحب دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو وکیل صحابہ ترجمان اہل سنت پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ (امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان و خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ) کے والد گرامی ہیں۔

مذکورہ کتاب میں ان مقدمات کی تفصیلات درج ہیں جو مصنف مرحوم اور آنجہانی مرزا قادیانی کے درمیان چلتے رہے آخری مقدمہ حضرت مصنف نے بحیثیت مدعی جہلم کی ایک عدالت میں کیا تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ مرزا قادیانی نے اپنی ایک کتاب میں مصنف مرحوم کے بارے انتہائی گھٹیا اور نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے یہ مقدمہ بعد ازاں گورداسپور کی ایک عدالت میں منتقل ہو گیا مرزا قادیانی کو اس مقدمہ میں انتہائی ذلت اٹھانا پڑی اور کئی کئی گھنٹے عدالت میں کھڑا رہنا پڑا۔

مرزا قادیانی پیش گوئیاں گھڑنے کا بہت زیادہ عادی تھا۔ اس مقدمے کے بارے میں بھی اس نے اپنی باعزت بریت اور حضرت مولانا کرم الدین صاحب کی شکست کے بارے میں پیش گوئیاں کیں لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اس مقدمہ میں عدالت نے مرزا قادیانی کو پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ قید اور اس کے حواری فضل دین کو دو صد روپیہ جرمانہ یا بعدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں پانچ ماہ قید کاٹنے کی سزا سنائی فیصلہ کا متن کتاب میں مکمل درج ہے۔ مقدمات کی تفصیلات کے ساتھ کتاب میں مرزا قادیانی کے عقائد و دعاوی پر بھی تفصیلی اور مدلل بحث کی گئی ہے۔ مصنف مرحوم صفحہ ۳۳ پر "مرزا جی کا جہاد" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ

"اگرچہ مرزا جی (عصمت بی بی از بے چادری کا) جہاد بالسیف کی قدرت نہ رکھنے کے باعث انگریزوں کو خوش کرنے کیلئے حرمت جہاد کا فتویٰ دے کر یوں گوہر افشانی کرنے لگے ؎

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال!!

لیکن آپ کے جہاد باللسان والقلم کی زد سے ہندو، مسلمان، عیسائی وغیرہ کوئی قوم بھی نہ بچ سکی بلکہ سچ پوچھو تو انبیاء کرام بالخصوص نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اطہار تک بھی آپ کی بدگوئی کا نشانہ بنے"

بعد ازاں مصنف مرحوم نے مرزا قادیانی کے "جہاد باللسان و

## قادیانی اخبار "الفضل" کی اشاعت پر پابندی

پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب میاں نواز شریف نے قادیانی اخبار الفضل کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے۔ اس کی اطلاع ہمیں عالمی مجلس کے راہنما جناب مولانا فقیر محمد صاحب نے بذریعہ ٹیلیفون دی ہے۔

"العظم" کے تو د مرزا کی کتابوں سے نمونے پیش کیے ہیں۔ مثلاً (۱) توہین انبیاء (۲) آل رسولؐ کی تذلیل (۳) توہین خدا۔ پھر انہوں نے مرزا کے عقائد و دعاوی پر مدلل بحث کی ہے۔

مرزائی اب بھی یہ ڈینگ مارتے رہتے ہیں کہ ہمارے مرزا نے مولوی کرم دین جہلمی کے مقدمہ میں فتح کی پیش گوئی کی تھی اور وہ پوری ہوئی لیکن اس پیشگوئی کے جھوٹا ہونے کی سب سے بڑی دلیل تو یہی ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں نے ان مقدمات کی روداد شائع نہیں کی اور مولانا مرحوم نے "تازیانۂ عبرت" کے نام سے جو روداد شائع کی ہے اس کا آج تک جواب نہیں دیا۔ اسی لیے اگر ہم یہ کہیں کہ رد مرزائیت پر یہ ایک لاجواب کتاب ہے تو ہمارا یہ دعویٰ بالکل صحیح اور مبنی بر حقیقت ہے۔ یہ کتاب مصنف مرحوم کی زندگی میں شائع ہوئی تھی پھر نایاب ہوگئی اب اسی کتاب کا عکس لے کر نہایت اہتمام کے ساتھ حال ہی میں شائع کی گئی ہے۔ کتاب کی ابتداء میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ نے ایک طویل مقدمہ تحریر فرمایا ہے جس سے کتاب کی اہمیت کو مزید چار چاند لگ گئے ہیں۔ کتاب کے ناشر برادرم مولوی محمد یعقوب صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ اشرف العلوم برنولی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتاب ہذا کو نئی آب و تاب سے شائع کر کے ایک اہم دینی خدمت انجام دی۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کتاب حاصل کر کے خود بھی استفادہ کریں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ کتاب پر قیمت درج نہیں لہٰذا مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کر کے معلومات حاصل کریں اور کتاب منگوائیں۔

مکتبہ عثمانیہ نزد مدرسہ حنفیہ اشرف العلوم رجسٹرڈ برنولی
ضلع میانوالی (پاکستان) (م ۔ ح)

**بقیہ: بابری مسجد**

نے اسے لغو اور بے معنی خرافات دے کر اس حد تک پہنچا دیا کہ قیام پاکستان کا تعلق سن ۷۱۲ عیسوی میں سندھ پر عربوں کے حملے سے جوڑ دیا۔ قدیم ہندوستان کی شان و شوکت کو فروغ دینے کی غرض سے ہی ملک میں پہلی بار کلکتہ یونیورسٹی میں قدیم ہندوستانی تاریخ و ثقافت کا ایک الگ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ ہندو تاریخ پڑھانے کا جواز قائم کرنے کے لیے اسلامک ہسٹری کا شعبہ بھی قائم کر دیا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی میں ہندو تاریخ کے مطالعے کے جن مضامین کا حوالہ دیا جائے گا وہ راجپوت تاریخ کا افتخار، تاریخ کا سنہرا تاریخی ہوا کرتے تھے۔

# قادیانی الہام = شیطانی الہام

از: پرویز ظفر

وحی اور الہامات تمام انبیاء کرام پر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے الہامات کے ذریعے تعلیمات اور ہدایت انبیاء کرام تک پہنچائی۔ یہ الہامات منجانب اللہ ہوتے تھے۔ لہٰذا جامعیت کا مظہر ہوتے تھے۔ تمام الہامات کو جمع کر کے اگر تحقیق کی جائے تو کسی ایک میں بھی ضد نظر نہیں آئے گی یعنی یہ آپ کو کہیں نہیں ملے گا کہ ایک نبی ایک وقت میں جو کچھ فرما رہے ہیں وہی اللہ کے نبی اسی چیز کے متعلق اس کے برعکس کہیں۔ کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے جو کچھ کہلوائیں بعد میں اس کی ضد پیش کر دیں استغفراللہ۔ اسی لیے کسی نبی کی کہی ہوئی بات مکمل سچائی کا عکس ہوتی تھی۔

دنیا میں چند ایسے بدبخت گزرے ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں تفرقہ اور فساد ڈالنے کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچایا۔ اور اپنے ناپاک وجود کو انبیاء کرام کی صفوں میں شامل کرنے کی ناپاک جسارت کی۔

غلام احمد قادیانی کا نام بھی ایسے ہی روسیاہ افراد میں آتا ہے۔ مرزا نے نہ صرف دعویٰ نبوت کیا بلکہ مسیح موعود بن بیٹھا اور الہامات گھڑنے لگا۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے اپنے ہی گھڑے ہوئے الہامات خود اسی کی تکذیب اور تذلیل کا باعث بنے۔

آئیے ایک نظر مرزا کے ارشادات اور الہامات پر ڈالیں اور ساتھ ہی اس کی ذہنی اور جسمانی حالت کا جائزہ لیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

"یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔"

(از چشمہ معرفت ص۲۰۹ از مرزا قادیانی)

پھر مرزا قادیانی نے یکایک ایسا پلٹا کھایا کہ!

"زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔"

(نزول المسیح ص۵۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

انگریزی میں الہام کی وجہ تو سمجھ میں آتی ہے کہ یہ مشتا ہی انگریزوں کا تھا لہٰذا انگریزی میں الہام تو ہونا ہی تھا رہی بات سنسکرت کی تو اس کا بھید اس طرح کھلا کہ مرزا بیٹھے بٹھائے کرشن اوتار بھی بن بیٹھا۔

حوالہ ۱۹۰۴ء میں مرزا نے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس جمال جہاں آرا یعنی مرزا قادیانی کو دیکھیں۔ اور درخواست کی "ننگ نجر پا کینو جمرنی اور گوپال" لفظ القفات ہوئی۔ بیڑا پار ہوا۔ جو جگت سود رہا کو علاوہ سب کو ملنا چاہیئے۔ اسی لیے جی چاہتا ہے کہ ہندو خوش ہوں۔ قادیانی سری کرشن کو اللہ کا نبی مانتا ہے اور ہندوؤں کی محبوب ترین ہستی سے محبت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ مرزا قادیانی کو کرشن جی کا اوتار مانتا ہے اور ان سے افضل جانتا ہے۔"

اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴، نمبر ۸۹
(مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

ہندوؤں کو منوانے کے لیے مرزا نے پرشاد تک بٹوایا تاکہ ہندو مطلب پر آجائیں۔ لیکن ہندو بھی دھرم کے پکے نکلے انہوں نے بھی مرزا کو خوب ذلیل اور رسوا کیا۔ مرزا نے دیکھا کہ یہاں تو کوئی بات ہی نہیں سنتا۔ چنانچہ تھک ہار کر کرشن اوتار کا ڈھونگ چھوڑ دیا اس کے ساتھ ہی سنسکرت میں الہامات آنے بند ہو گئے۔

مرزا نہ جانے اپنے آپ کو کیا سمجھ بیٹھا تھا اس نے کبھی

حضرت داؤد علیہ السلام پر فوقیت کا دعویٰ کیا بھی مسیح موعود بن بیٹھا۔

**حوالہ:** "پس اب یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم داؤد، سلیمان اور زکریا و یحییٰ علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔"

کلمۃ الفصل مصنف صاحبزادہ بشیر قادیانی
(مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۱۱ نمبر ۳ جلد ۱۴)

قبل اس کے کہ ہم کوئی رائے ظاہر کریں مرزا قادیانی کا انکشاف ملاحظہ ہو۔

**حوالہ:** "جو شخص ایسا کلمہ منہ سے نکالے جس کی کوئی اصل صحیح شرع میں نہ ہو خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد تو اس کے ساتھ شیطان کھیل رہا ہے"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۱۳ ترجمہ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا غلام قادیانی سے شیطان نے تو کھیل کھیلا ہی تھا لیکن اس میں شیطان کا حصہ کم تھا کیونکہ مرزا قادیانی خود جو شیطان کے روپ میں موجود تھا۔ رہی سہی کسر افیون، کوکا وائن، سنکھیا وغیرہ نے پوری کر دی تھی۔

افیون، شراب، بھنگ وغیرہ کی خاصیت ہے کہ استعمال کرنے والے کو ایسی ایسی سوجھتی ہے کہ بعض اوقات "ڈاکٹر" کو افیون کا معترف ہونا پڑتا ہے۔ مرزا کے الہامات کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو ان میں زیادہ کمال ایک تو افیون کا ہوگا اور دوسرے مالیخولیا کے کرشمات نظر آئیں گے۔

مالیخولیا اور نشہ آور اشیاء نے مرزا کا دماغ توازن اس حد تک بگاڑ دیا کہ بقول قادیانیوں کے "دورے" پڑنے لگے۔

**حوالہ:** "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان اور مرزا فضل کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آگئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان نے تو آپ (مرزا قادیانی) کی چارپائی کے ساتھ خاموشی سے بیٹھے رہے مگر مرزا افضل کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا کبھی ادھر بھاگتا تھا۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی ٹانگوں کو باندھتا تھا۔"

سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۳۲
(مؤلفہ صاحبزادہ بشیر قادیانی)

قادیانی حضرات اگر ندامت محسوس نہ کریں تو دنیا کو بتائیں کہ یہ کیسے "دورے" تھے اور مرزا قادیانی کو کیوں باندھنا پڑتا تھا۔

اس لیے کہ مرزا پر پاگل پن کے دورے پڑتے تھے کسی صاحب دماغ شخص کو ایسا کوئی دورہ نہیں پڑتا جس میں اسے باندھ کر رکھنا پڑے۔

مرزا قادیانی کی تخیل پرواز ملاحظہ ہو۔

**حوالہ:** "ایک کٹورا شل دائرے کے اس قدر بڑا ہے جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر اور میں اس پر ادھر سے ادھر تیر رہا ہوں۔ سید محمد احسن صاحب کنارے پر تھے میں نے ان کو بلا کر کہا دیکھ لیجئے عیسیٰ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تو پانی پر چلتے تھے میں ہوا میں "تیر" رہا ہوں۔ میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔ حامد علی میرے ساتھ ہے اور اس کٹورے پر ہم نے کئی پھیرے کیے۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں۔ بڑی آسانی سے ادھر ادھر تیر رہے ہیں۔"
(مکاشفات صفحہ ۲۵ مؤلف بابو منظور الٰہی قادیانی)

دراصل مرزا قادیانی افیون اور ٹانک وائن (تیز شراب) کے استعمال سے اس حد تک کمزور ہو گیا کہ با آسانی شیطان کی شاگردی قبول کر لی اور اس کا سب سے بڑا ثبوت خود مرزا کا اقرار ہے۔

**حوالہ:** "مرزا قادیانی نے فرمایا۔ میں کیا کروں میں نے تو خدا کے سامنے پیش کیا ہے کہ میں تیرے دین کی خاطر اپنے ہاتھ اور پاؤں میں لوہا پہننے کے لیے تیار ہوں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ تجھے "ذلت" سے بچاؤں گا اور "عزت" کے ساتھ بری کروں گا۔"
(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۱۸۱ از صاحبزادہ بشیر قادیانی)

یہ وعدہ مرزا سے شیطان نے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے جو انبیاء کرام سے ہوئے ایک بھی ایسا نہیں جو پورا نہیں ہوا۔ مرزا قادیانی جب اللہ تعالیٰ کے محبوب انبیاء کرام کی توہین کا مرتکب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ذلت اور رسوائی اس کا مقدر کر دی حالانکہ مرزا کے کہنے کے مطابق اس کو ذلیل و رسوا نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن ہوا کیا؟

یہ تو قادیانیوں سے پوچھئے۔

**حوالہ:** ایک دفعہ والد صاحب (مرزا قادیانی) سخت بیمار ہوئے۔ حالت نازک ہو گئی۔ حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا۔ اور نبض بھی بند ہو گئی۔ مگر زبان جاری رہی۔ والد صاحب (مرزا قادیانی) نے کہا کیچڑ لا کر میرے اوپر نیچے رکھو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اس سے حالت رو باصلاح ہو گئی۔"
(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۴۳ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر قادیانی)

قادیانیو! غور سے دیکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے مبعوث کردہ انبیاء کرام کی توہین کرنے والے کو کس ذلت سے ہمکنار کر رہا ہے۔ مرزا قادیانی کا زندگی میں ہی کیچڑ منگوا کر اس میں لت پت ہونا ہی نشاندہی ہے مرزا کی اس ذلت کی جو آخرت میں اس کا مقدر کر دی گئی تھی۔

اس مضمون میں جو حوالہ جات دیئے گئے ہیں وہ قادیانیوں کی مستند کتب سے لیے گئے ہیں۔ لہٰذا ان حوالہ جات کو قادیانی جھٹلا تو سکتے ہی نہیں۔ اور وہ جھٹلائیں گے بھی نہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ!

۱۔ مرزا قادیانی نشہ کیا کرتا تھا۔
۲۔ اس پر پاگل پن کے دورے پڑتے تھے اور یہ دورے اتنے شدید ہوتے تھے کہ مرزا کو باندھ کر رکھنا پڑتا تھا۔
۳۔ مرزا قادیانی مالیخولیا، ٹی بی، ہسٹریا، پیشاب کی بیماریاں، اور پیچش وغیرہ۔ غرض کہ مرزا آدمی کیا تھا بس مجموعہ امراض تھا۔
۴۔ مرزا کی عقل اس حد تک سلب کر لی گئی تھی کہ پیشاب کے ڈھیلے اور گڑ میں تمیز باقی نہیں رہی تھی۔
۵۔ مرزا قادیانی کے الہامات کی حیثیت ایک مخبوط الحواس شخص کی اختراع سے زیادہ کچھ نہیں۔ بلکہ یہ شیطانی الہامات تھے قادیانی یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کی حقیقت کیا تھا لیکن پھر بھی تمام قادیانی ہٹ دھرمی اور بضد ہیں۔ قادیانیو! کیا تم اتنے بیوقوف ہو کہ تمہیں ایک پاگل شخص کے ہذیان اور الہامات الہیہ میں تمیز باقی نہیں رہی اور تمہیں اس نشئ

باقی صفحہ ۱۲ پر

ملک احمد سرور انڈیا

# زندگی ایک جہادِ مسلسل

## ایک ہندو نوجوان کا مسلمانوں سے متاثر ہو کر قبولِ اسلام

### ایک تفصیلی سرگزشت نو مسلم کی زبانی

ہمارے گاؤں میں زیادہ تر گھر مسلمانوں کے تھے اور تبلیغی جماعت والے وہاں تبلیغ کرنے اکثر آیا کرتے تھے سات آٹھ سال کی عمر میں میرا ان سے واسطہ پڑا میرے والد کی پرچون کی دکان تھی وہ مجھ سے کہتے کہ میں تبلیغی جماعت والوں کی خدمت کروں تاکہ وہ اپنی ضرورت کے لئے سودا سلف ہماری دکان سے خریدیں۔ اپنے والد کی اس ہدایت کے مطابق میں ان کے ساتھ رہتا ان کے لئے پانی بھر کر لاتا اور انہیں لکڑیاں خرید کر دیتا۔ ان کا برتن کرانے کے ساتھ مسلمانوں کے گھر جاتا ان کے علاوہ وہ بھی جو کام کہتے میں کرتا۔ تبلیغی جماعت والے اس سے بہت خوش ہوتے اور مجھے شاباشی دیتے میرا نام پوچھتے میں بتاتا کہ رام چندر ہے تو سن کر تعجب کا اظہار کرتے وہ کہتے کہ حیرت ہے اس گاؤں میں مسلمان ہمارے ساتھ تعصب کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ ایک ہندو بنیے کا بچہ ہمارے ساتھ اتنا تعاون کرتا ہے نتیجتاً وہ لوگ بھی ہماری دکان سے سودا سلف خریدتے بیماری کے وقت ہم لوگ ان سے تعویذ وغیرہ بھی لیتے اس طرح مجھے تبلیغی جماعت والوں کے قریب آنے کا مسلسل موقع ملتا رہا۔

گاؤں کی اکثریت مسلمانوں کی تھی اس لئے مسلمانوں کے رسم و رواج میرے لئے کوئی نئے نہ تھے مگر تبلیغی جماعت والوں سے جب واسطہ پڑا تو میں شعوری طور پر مسلمانوں کی طرف کچھ زیادہ ہی توجہ دینے لگا اور ان کے متعلق میری سوچ کے دائرے پھیلتے گئے اتنی چھوٹی عمر میں مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور احسان تھا جس نے میرے ذہن کو اسلام کے بارے میں سوچنے پر لگا دیا ورنہ سب جانتے ہیں یہ عمر غور و فکر کی نہیں بلکہ صرف اور صرف کھانے پینے اور شرارتیں کرنے کی ہوتی ہے میں نے جب پہلی بار تبلیغی مسلمانوں کو اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی برتن میں کھانا کھاتے دیکھا تو مجھے بڑی حیرانی ہوئی ہم ہندوؤں میں تو اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہاں تو چھوت چھات کا رواج ہے جب میں نے پہلے دن تبلیغی جماعت والوں کو اکٹھے کھاتے دیکھا تو میرا خیال تھا کہ ایک دوسرے کی بیماریاں ان سب کو لگ جائیں گی اور کل وہ لوگ بیمار ہو جائیں گے دوسرے دن میں انہیں غور سے دیکھتا رہا مگر ان میں سے کوئی بھی بیمار نہ پڑا تھا وہ جتنے بھی دن رہے تندرست رہے مگر مجھے حیرانی اور پریشانیوں میں ڈال گئے میں اپنے والدین سے پوچھا کرتا مگر وہ ٹال جاتے مگر میں سوچتا رہتا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہندو اکٹھے کھائیں تو انہیں ایک دوسرے کی بیماریاں لگ جاتی ہیں مگر مسلمانوں کو کچھ بھی نہ ہو میں ابھی انہی سوچوں میں گم اپنے ذہن میں اٹھنے والے سوالوں کے جواب ڈھونڈ رہا ہوتا کہ دوسری تبلیغی جماعت آ جاتی اور وہ میرے ذہن میں اسلام کی کوئی نئی بات ڈال جاتی تبلیغی جماعت کے جانے کے بعد میں ان کی بتائی ہوئی باتوں کا مقابلہ اپنے مذہب سے کرنے لگ جاتا مگر میرا چھوٹا سا ذہن کسی نتیجے پر نہ پہنچ پاتا یہ باتیں میرے ذہن میں گردش کرتی رہتیں مگر زبان پر نہ آتیں۔

میں عجیب کشمکش میں مبتلا تھا مجھے ہندومت سے بہت محبت تھی پیار تھا عشق تھا۔ ہندومت میرا ایمان تھا مجھے اپنے دیوتاؤں اور بھگوان کی مورتیاں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھیں لیکن تبلیغی جماعت والوں کی باتیں مجھے پریشان کر دیتیں میں فیصلہ نہ کر پاتا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا انہی سوچوں میں دن گزرتے رہے۔

ہمارے گاؤں میں بہت سے شیعہ تھے محرم میں وہ تعزیے نکالتے ہندو عورتیں بھی تعزیوں کو بہت مانتی تھیں جن کے ہاں اولاد نہ ہوتی وہ تعزیوں کے نیچے سے گزرتیں منتیں مانتیں یا نذرانے پیش کرتیں میں بھی دیکھا دیکھی تعزیے کے جلوسوں میں شریک ہوتا اور شیعہ لڑکوں کی آواز میں آواز ملا کر مرثیے پڑھتا۔

ہمارے گاؤں سے کوئی سوا کلومیٹر دور چمپا گاؤں کے قریب ٹھاکر مندر تھا جہاں میں اکثر جایا کرتا وہاں کرشن اور گائے ماتا کی مورتیاں بھی رکھی ہوئی تھیں گائے ماتا کا منہ اور سری کرشن کا پاؤں آپس میں ملتے تھے عورتیں دودھ لاتیں اور دونوں کے چرنوں میں ڈالتیں سادھو دودھ اکٹھا کر کے فروخت کر دیتے تھے۔

تبلیغی جماعت والے اسلام کی نئی نئی باتیں میرے ذہن میں ڈالتے اور میں پریشان ہونے لگتا تو مندر چلا جاتا مگر وہاں بھی ذہن کو سکون نہ ملتا مجھے ایسے محسوس ہوتا کہ میں جنگل میں بھٹک رہا ہوں دور سے کسی کی آواز سنائی دے رہی ہے میں آواز کی طرف بھاگتا جاتا ہوں مگر کوئی راستہ سجھائی نہیں دیتا میں مزید پریشان ہو جاتا ہوں۔

میرے ماں باپ مجھے سری کرشن رام چندر لچھمن سیتا اور دیگر سادھوؤں کی کہانیاں سنایا کرتے کبھی میں وہ کہانیاں سن کر جھوم اٹھتا تھا اور وہ بہت اچھی لگتی تھیں اور میں اپنی والدہ اور دادی سے یہ کہانیاں سننے کی بار بار فرمائش کرتا تھا مگر اب یہ کہانیاں کوئی سناتا تو مجھے اچھی نہ لگتیں مجھے مسلمانوں کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حضرت علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ کے واقعات بہت اچھے لگتے جب تبلیغی جماعت والے یا دوسرے مسلمان یہ واقعات بیان کرتے تو میں بڑے غور سے سنتا میرے دل میں ان ہستیوں کے لئے ایک محبت اور عقیدت پیدا ہوتی جا رہی تھی میں تفصیل سے جاننا چاہتا تھا کہ یہ لوگ کون تھے میں اپنے مذہب پر غور کرتا تو پریشان ہو جاتا۔ میں ڈرتا کہ اگر میرے بھگوان کو میرے خیالات کا پتہ چل گیا تو وہ مجھے جلا کر بھسم کر دے گا میں خیالات کو ذہن سے نکالنے کی کوشش کرتا مگر ناکام ہو جاتا یہ کشمکش جو آٹھ سال کی عمر میں شروع ہوئی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی۔

ہمارے گاؤں سے دو کلومیٹر دور بڑا گاؤں بلند کا ہے میں وہاں کے پرائمری اسکول میں پڑھتا تھا میرے ہم جماعت زیادہ تر مسلمان تھے ان میں جعفر علی بھی تھا جو میرا دوست تھا اسی اسکول میں میرے گاؤں کے ایک استاد نسیم صاحب بھی پڑھاتے تھے میں جعفر علی سے اسلام کے بارے میں معلومات لینے لگا وہ میری ہر طرح کام

طریقہ مگر اسلام کے بارے میں کوئی معلومات رکھتا تھا وہ اکثر اسلام کے متعلق مجھے بتاتا اور میں بھی اس سے طرح طرح کے سوالات پوچھتا رہتا کبھی کبھی وہ ماسٹر نسیم سے میرے سوالوں کے جواب پوچھ کر دیتا تھا۔

پرائمری اسکول کے بعد میں اور جعفر گورنمنٹ مڈل اسکول گھوکی میں آ گئے یہاں بھی ایک مسلمان استاد عبدالغنی صاحب کا رشتہ دار بھی تھا اس نے میرے بارے میں عبدالغنی صاحب کو بتایا تو انہوں نے مجھ میں خصوصی دلچسپی لینا شروع کر دی انہوں نے اسلام کے متعلق میری معلومات میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔

مجھے معلوم تھا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدا صرف ایک ہے میں سوچتا ہندو بھی تو یہی کہتے ہیں کہ بھگوان ایک ہے پھر مسلمانوں کے اللہ اور ہندوؤں کے بھگوان میں ناموں کے سوا کیا فرق رہ جاتا ہے میں نے یہی سوال ایک دن جعفر اور عبدالغنی صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ مسلمان اس خدا کو مانتے ہیں جس نے پوری کائنات کو بنایا پھر انسان کو پیدا کیا اور اس کی ضرورت اور خدمت کے لئے جمادات، نباتات اور حیوانات بنائے ہیں مسلمان اس خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو سورج اور چاند کی گردش کو کنٹرول کرتا ہے اور آسمانوں سے بارش برساتا ہے اور ہواؤں کو چلاتا ہے اسے کبھی اونگھ نہیں آتی وہ خود کسی کی اولاد نہیں ہے اور نہ آگے اس کی کوئی اولاد ہے وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اور اسے کسی مٹی یا پتھر کے بت میں قید نہیں کیا جا سکتا وہ اتنی قوت والا ہے کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے بلکہ سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے بچانے کے لئے انبیاء بھیجتا ہے اور انسانوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے لیکن ہندو تو مٹی پتھر اور لکڑی کے بنے ہوئے بتوں کو بھگوان سمجھ کر پوجتے ہیں وہ سب انسان کے اپنے ہاتھوں کے تراشے ہوئے ہیں یہ سب انسان کی تخلیق ہیں۔ اور خالق ہمیشہ اپنی مخلوق سے اعلیٰ و ارفع ہوتا ہے اور اعلیٰ کبھی ادنیٰ کے سامنے نہیں جھکتا۔ اس لحاظ سے بھی یہ انسان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے ہی ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہو پھر ہندو جن بتوں کو بھگوان اور ایشور کا درجہ دے کر خدا کی طرح پوجا کرتے ہیں ان کے اندر اتنی بھی سکت نہیں کہ وہ اپنے اوپر بیٹھی ہوئی مکھی کو بھی اڑا سکیں یا کسی ایک تنکے کو تخلیق کر سکیں اور پھر بھگوان اور ایشور کے مورتیوں کی چوریاں بھی ہوتی ہیں اور وہ اپنی چوریاں بھی نہیں روک سکتے اس لئے یہ بھگوان یا ایشور کے بت خدا کیسے ہو سکتے ہیں حقیقی خدا تو وہ ہے جس کی مرضی بنا کسی درخت کا ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا اور جس کے تخلیق کردہ اس نظام میں بھگوان یا ایشور کے سارے بت مل کر بھی کوئی تبدیلی نہیں لا سکتے کیا بھگوان یا ایشور کے سارے بت مل کر بھی سورج کو مغرب سے طلوع کر سکتے ہیں؟ کیا وہ بارش برسا سکتے ہیں؟ وہ تو اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اگر کوئی انہیں گندے نالے میں پھینک دے تو وہ باہر نہیں نکل سکتے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

"اگر آسمان اور زمین میں ایک اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہوتے تو زمین اور آسمان درہم برہم ہو جاتے۔" (الانبیاء)

ان کی اس گفتگو نے میرے ذہن کے دریچے کھول دیئے مجھے اور میرے سوچنے کی راہیں اور وسیع ہو گئی تھیں مگر صراط مستقیم سے میں ابھی بہت دور تھا۔

جعفر اور عبدالغنی صاحب کی گفتگو کے بعد میں سوچتا تو مجھے اپنا مذہب ایک فریب نظر آتا ہندوؤں کی ایک ایک رسم اور عبادت کے مناظر میرے ذہن میں فلم کی طرح چلنے لگتے۔ کس طرح لڑکیاں اور لڑکے مل کر ہولی اور دیوالی کے تہوار پر میں غیرت کا جنازہ نکالتے ہیں گن پتی کے دن ہندو اپنے دیوتاؤں کا خیال کرتے ہیں وہ مٹی کے بھگوان بناتے ایک ہفتہ ان کی پوجا کرتے اور پھر گن پتی کے دن پتھر اور مٹی کے بنے ہوئے بھگوانوں کو دریاؤں اور سمندروں میں پھینک دیتے ہیں وہ مٹھائی کے بھگوان بنا کر لاتے ہیں ان کی پوجا بھی ہو جاتی پھر سب مل کر بیٹھتے کوئی اپنے اس مٹھائی سے بنے ہوئے بھگوان کی ناک اتار کر کھانے لگتا، کوئی کان کوئی دانت اور کوئی دوسرا حصہ کھا رہا ہوتا اور یہ بھگوان اپنے ہی پجاریوں سے اپنے آپ کو بچا نہ سکتے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے یقین آنے لگا کہ جعفر صحیح کہتا ہے کہ جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتے وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں اور پھر ہم ان کی پوجا کیوں کریں یقیناً جعفر کا خدا ہی حقیقی خدا ہے اور وہی پوجا کے لائق ہے لیکن نہ جانے لاشعور میں ابھی تک ان بتوں کا خوف میرے دل کو گھیرے ہوئے تھا اور یہ خوف زبان سے ایک لفظ بھی بتوں کے خلاف نہیں نکلنے دیتا تھا ایک طرف تو جعفر کے خدا کی سچائی کی گواہی دینا چاہتا تھا تو دوسری طرف پنڈتوں، سادھوؤں اور والدین کے کرشن، ایشور، بھگوان اور دوسرے پنڈتوں کے بارے میں سنائے ہوئے مافوق الفطرت واقعات ذہن میں گونجنے لگتے اور میں ڈر جاتا سچائی کی روشنی میرے اندر دل و دماغ میں جلتی اور بجھتی رہتی۔

میری عجیب کیفیت تھی رات دن میرے ذہن میں خدا اور بھگوان کے تصور گڈمڈ ہوتے رہتے جعفر مجھے اکثر اسلام کے بارے میں بتاتا رہتا ماسٹر نسیم احمد اور عبدالغنی صاحب بھی کبھی کبھی اسلام کے بارے میں بتاتے جعفر مجھے اپنے نبیوں

باقی صفحہ ۲۶ پر


## ضروری اعلان

## جماعتی احباب متوجہ ہوں

(۱)۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو حساب کتاب اور جملہ دفتری امور کے ماہر ایک خوشنویس تعلیم یافتہ معاون ناظم کی ضرورت ہے۔

(۲) دفتر مرکزیہ ملتان کو مسجد کی دیکھ بھال، مسجد کے نظام اور مرکزی دفتر کے لیے دو خادموں کی ضرورت ہے۔ جماعتی حلقے سے جو حضرات اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ ملتان شہر اور ملحقہ اضلاع کے حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔ پتہ یہ ہے:۔

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان

# بیاد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ
## ڈیرہ اسماعیل خان میں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام جامع مسجد ختم نبوت ... بلال میں چھٹی سالانہ دو روزہ ختم نبوت کانفرنس بیادگار ... امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت خواجہ خواجگان مرشد العلماء حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں فدایان ختم نبوت نے بڑے جوش و خروش سے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور فرمایا کہ شاہ صاحب نے اپنی تمام زندگی جیل اور ریل میں گزار کر استعمار اور مرزائیت کے خلاف مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع فرما کر جو جدوجہد کی ہے وہ تاریخ میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ ہی کی جدوجہد کا ثمر ہے کہ مرزائیت آخری ہچکیاں لے رہی ہے اور اب ضرورت اس امر کی ہے کہ شاہ صاحب کا مشن زندہ رکھتے ہوئے حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی قیادت میں اس گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور لگایا جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس دور پرفتن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہی ایک عالمگیر جماعت ہے جو منکرین رسالتمآب اور مرتدین اسلام کے خلاف تمام تر وسائل کی کمی کے باوجود اخلاص کے ساتھ رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر سینہ سپر ہے۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد اشفاق خان آف پنجاب اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب آف ٹیم یار خان نے اپنے مفصل و مدلل خطابات فرمائے اور کہا کہ اسلام کی بنیاد عقیدہ ختم نبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں الفضل اور دیگر غلیظ لٹریچر شائع ہو رہا ہے لیکن حکومت اس پر پابندی لگانے کے بجائے ایسے زہریلے عناصر کی سرپرستی کر رہی ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں صوبائی اور مرکزی حکومت دونوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور الفضل اور دیگر لٹریچر کو ضبط کرنے کا مطالبہ کیا۔ جناب محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے خطاب میں چند قرار دادیں پیش کیں جنہیں متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ سے نسیم احمد ایرانی کو فی الفور ہٹایا جائے اور اس کی جگہ مسلمان نمائندہ تعینات کیا جائے۔ دوسری قرار داد میں ڈیرہ میں واقع مسجد ختم نبوت پر پولیس کنٹرول کو ختم کر کے مسلمانان ڈیرہ کے حوالے کیے جانے سے متعلق تھی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ مسجد ختم نبوت سے متعلق ... وفاقی وزیر مذہبی امور جناب خان بہادر خان نے کمشنر ڈیرہ صاحب کو واضح ہدایت کی کہ اس مسئلہ کو فی الفور حل کیا جائے۔ ورنہ یہ مسئلہ کسی وقت بھی سنگین صورت حال پیدا کر سکتا ہے اور پھر اس کی تمام تر ذمہ داری متعلقہ انتظامیہ اور محکمہ اوقاف پر ہوگی۔

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کی اے سی ڈیرہ سے ملاقات

ڈیرہ اسماعیل خان۔ (نمائندہ ختم نبوت) اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ جناب فیصل اصغر صاحب کی جانب سے مذاکرات کیلئے بلوانے

## عالمی مجلس خبریں
## اخبار ختم نبوت

پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک نمائندہ وفد نے ملاقات کی اور مسجد ختم نبوت سے متعلق تمام پہلوؤں پر گفتگو کی گئی۔ اور مسجد کی بازیابی کے سلسلے میں جناب بہادر خان صاحب وفاقی وزیر مذہبی امور کی واضح تحریری ہدایات پر عمل درآمد کرنے کے لیے کہا گیا اور ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ محکمہ اوقاف کے جن اہلکاروں نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ۱۹۸۵ء میں سیل مسجد میں خلاف قانون مداخلت کی اور ڈیرہ کے امن کو ایک بار پھر تہہ و بالا کرنے کی سازش کی ہے اور مسجد کی بے حرمتی کی ہے۔ اُن کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لا کر انہیں گرفتار کیا جائے۔ جناب اے سی صاحب نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ آپ کی ان معروضات پر جلد عمل کیا جائے گا۔ اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ وفد کے ارکان حسب ذیل تھے۔

۱۔ محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔

۲۔ خلیفہ عبدالقیوم صاحب سرپرست ختم نبوت یوتھ فورس ڈیرہ۔

۳۔ رانا محمد ابراہیم صدر پاکستان مسلم لیگ ڈیرہ۔

۴۔ الٰہی بخش ناصر صاحب ایڈووکیٹ۔

۵۔ گل نواز خان مروت۔

# پیراگون کے ڈیزائنرز
# بونیزا کے مالک
# روزنامہ "جنگ" اور "ڈان" کے خلاف
# توہین رسالت کا مقدمہ

ٹنڈو آدم۔ (نمائندہ خصوصی) ۸، ۱۰، مارچ تا ... ۱۹۹۰ء کو روزنامہ جنگ و ڈان کی اشاعت میں ... کی کمپنی بونیزا کی طرف سے ... کا ڈیزائن شائع ہوا جس میں ... کے بیچ ... پر اسم پاک محمد لکھا گیا۔ یہ بات حضرت مولانا ... لدھیانوی دامت برکاتہم کے بیانات میں اداریہ کے ذریعہ علم میں آئی۔ دونوں اخبارات کو منگوایا گیا۔ بات صد فیصد صحیح نکلی۔ مولانا ... نے احتجاج کیا۔ علماء کرام اور معززین شہر کا اجلاس ہوا۔ جس میں تمام مذہبی، سیاسی، سماجی، لسانی تنظیموں نے شرکت کی ہڑتال ہوئی جنگ و ڈان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ اڈیرو لعل اور ... کے شہروں میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ ڈان کا بائیکاٹ تاحال جاری ہے۔ ۳۰ مئی کو ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن پر توہین رسالت کا مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۵ سی کے امیر خان مینار آرٹ ڈائریکٹر (جس نے یہ ڈیزائن بنایا) کے خلاف اور ... (ڈیزائن بنانے کی کمپنی) کے مالک کے خلاف اسی طرح بونیزا کمپنی کے مالک کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ ڈان و جنگ نے یہ توہین آمیز مواد شائع کیا۔ اس لئے ان کے ایڈیٹرز پرنٹرز و پبلشروں کے خلاف بھی مقدمہ درج ہوا ہے۔ ... کے آرٹ ڈائریکٹر امیر خان مینار اور کمپنی کے مالک و دیگران کی گرفتاری کے لیے مجسٹریٹ کی معیت میں ٹنڈو آدم پولیس کاروائی میں مصروف ہے۔ خصوصی ذرائع کے مطابق ... ملزمان کی حفاظت کے لیے اثر و رسوخ استعمال کیا جا رہا ہے ... کہ ... ۔ ... ۔ ...

کے باوجود کوئی کارروائی نہیں ہو سکی۔ امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر اور شہر کی تمام تنظیموں کے زوردار احتجاج کے بعد پولیس پارٹی روانہ ہو گئی ہے۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

## محلہ اسلام نگر فیصل آباد
## دفتر و دار المطالعہ کا قیام

فیصل آباد۔ ختم نبوت یوتھ اسلام نگر کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ انہوں نے کہا قادیانی مذہب اسلام کے متوازی ایک مذہب ہے۔ صاحبزادہ طارق محمود نے کہا قادیانی فتنہ کے بانی مرزا غلام قادیانی کو مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے، برطانوی سامراج کے اقتدار کو مستحکم کرنے اور مسلمانوں میں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا مرزا قادیانی نے جتنے دعوے کیے خواہ وہ نبوت کا ہو، مسیحیت کا ہو، مجددیت کا ہو، وہ ان سب دعووں میں قطعی جھوٹا ثابت ہوا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کے وسائل مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو آپس میں لڑانے اور ملک میں دہشت گردی اور تخریب کاری پر صرف ہو رہے ہیں۔ صاحبزادہ طارق محمود نے محلہ اسلام نگر میں ختم نبوت یوتھ کے دفتر اور دار المطالعہ کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا۔ معروف مناظر مولانا حکیم محمد یوسف نے خطاب کرتے ہوئے کہا قادیانی جماعت کی بنیاد جھوٹ پر رکھی گئی۔ اس لیے قادیانی عقائد باطل ہیں اور اسی کی بنیاد پر مرزائیوں کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جناب نصیر احمد آزاد نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ جسے برطانوی سامراج نے اپنے مخصوص مفادات کے لیے پروان چڑھایا۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے رابطہ سیکرٹری محمد اشرف بٹ نے کہا کہ قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام قادیانی کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا کوئی معقول انسان نہ تھا۔ یوتھ اسلام نگر کے صدر خالد فاروق نے قادیانیوں کے عقائد و عزائم کو خاک میں ملانے کا عہد کیا۔ جناب شہباز سلیم نے کہا ختم نبوت کا پلیٹ فارم تمام مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ جلسہ کی صدارت حاجی محمد اقبال نے کی، جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد جاوید حسنی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک ڈاکٹر قاری محمد صورت نواز نے کی۔ جلسہ کے اختتام پر صاحبزادہ طارق محمود نے دفتر و دار المطالعہ ختم نبوت یوتھ اسلام نگر کا افتتاح کیا۔

## ربوہ میں قادیانی آرڈی نینس پر عمل درآمد کرایا جائے اور ٹی آئی سکول کے فسادی ہیڈ ماسٹر کو تبدیل کیا جائے ــــ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد۔ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری مولوی فقیر محمد نے ربوہ میں قادیانی مجلس مشاورت کے اجلاس میں اسلام اور ملکی سالمیت کے خلاف تقریر کرنے پر مرزائیوں کے سرکردہ رہنماؤں مرزا منصور ناظر اعلیٰ ربوہ، میر محمود پرنسپل جامعہ ربوہ، پروفیسر منور شمیم خالد اسسٹنٹ پروفیسر سیاسیات گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ، مرزا عبدالحق ایڈووکیٹ سرگودھا، شیخ احمد یوسف قادیانی کراچی، ڈاکٹر عبدالرحمن صدیقی قادیانی حیدرآباد وغیرہ کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ اے، ۲۹۸ سی تعزیرات کے تحت ربوہ تھانہ میں پرچہ درج کرانے پر ڈپٹی کمشنر جھنگ، ایس پی جھنگ، اے سی چنیوٹ اور ڈی ایس پی چنیوٹ کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے اور آئندہ قادیانیوں کی سالانہ مجلس مشاورت پر پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کے خلاف ربوہ میں جتنے مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی سماعت نہیں ہوتی اور نہ ہی قادیانیوں کو قانون کے مطابق سزائیں دی جاتی ہیں اور نہ ہی قادیانی عبادت گاہوں، گھروں، دکانوں پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے الفاظ حذف کیے جاتے ہیں۔ صوبائی حکومت کو ربوہ میں انتظامیہ کی نااہلی کا نوٹس لینا چاہیئے اور ربوہ میں قادیانی آرڈیننس پر عمل کرایا جائے۔ انہوں نے اپنے بیان میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول میں قادیانی اساتذہ کی ملی بھگت سے مسلمان سُنی اساتذہ کو پریشان کرنے اور ان کی توہین کرنے پر ہیڈ ماسٹر فیض خان بلوچ کو معطل کر کے تبدیل کیا جائے۔ اور قادیانی نعیم عبدالرب کو سکول ہذا کا ڈپٹی ہیڈ ماسٹر تعینات کرنے کی تحقیقات کرائی جائے انہوں نے کہا کہ فیض خان ہیڈ ماسٹر جھنگ سے تبدیل ہو کر جب سے ربوہ ٹی آئی سکول میں آیا ہے اس نے آئی ایس او تنظیم کی سرپرستی کی ہے اور چار سُنی مسلمان اساتذہ کے خلاف ختم نبوت عقیدہ کے تحفظ کے سلسلہ میں انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا اور ان کو مجبور کیا کہ سکول چھوڑ جائیں جس پر فیصل آباد کے ڈائریکٹر سکول چوہدری محمد ریاض نے عارضی طور پر ان چاروں مسلمان اساتذہ کو چنیوٹ منتقل کر دیا۔

اس دوران ہیڈ ماسٹر فیض خان نے اپنے اختیارات کو غلط استعمال کرتے ہوئے ای پی سی دیا اور ڈی ای او جھنگ نے ان چاروں اساتذہ کو واپس ربوہ ڈیوٹی کے لیے بھیجا مگر ہیڈ ماسٹر مذکور نے ان اساتذہ کو ڈیوٹی نہیں دی جس کی اطلاع ڈی پی آئی سکولز پنجاب لاہور، ڈائریکٹر تعلیم فیصل آباد کو دی گئی ہے اور شیعہ سُنی فساد کرانے والے ہیڈ ماسٹر کو فوری طور پر معطل کر کے چارج شیٹ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
## ڈیرہ اسماعیل خان کے
## ہنگامی اجلاس کا مطالبہ

ڈیرہ اسماعیل خان۔ گزشتہ دنوں ایک ہنگامی اجلاس دفتر تحفظ ختم نبوت میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ جناب حاجی محمد ریاض الحسن گنگوہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مجریہ ۲۷۔۵۔۹۰ کو دفعہ ۱۴۵ کے تحت مسجد ختم نبوت ۱۲ بجے کا سیل بند تالا توڑ کر مسجد ختم نبوت کے اندر محکمہ متروکہ وقف املاک ڈیرہ کی طرف سے کرسیاں لگانے اور جوتوں سمیت مسجد کے تقدس و حرمت کو پامال کرنے اور مسجد کو نیلامی کے اڈے کے طور پر استعمال کرنے اور بعد ازاں اے سی ڈیرہ کے حکم کے تحت محکمہ مذکورہ کے اہلکاروں حق نواز، شاہنواز اور منور خان کا پولیس کے ذریعہ مختلف تنظیموں کے رہنماؤں کے دباؤ پر باہر نکالنے کے واقعات پر غور کیا گیا اور یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

یہ نمائندہ اجلاس انتظامیہ سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ بچا کر نیلامی کے اڈے کے طور پر استعمال کرنے اور مسجد ختم نبوت میں جوتوں سمیت داخل ہو کر مسجد کے تقدس و حرمت کو پامال کرنے، دفعہ ۱۴۵ کی خلاف ورزی کے تحت مسجد ختم نبوت کا سیل بند تالا توڑنے اور ایک بار پھر شہر کی امن و امان کی صورت حال خراب کرنے میں ملوث افراد حق نواز، شاہ نواز اور منور خان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے۔ ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لا کر گرفتار نہ کیا گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری قانون نافذ کرنے والے اداروں پر ہوگی۔

# اليوم حكم المحكمة الاردنية في قضية القاديانية

عمان ـ السياسة:

من المنتظر ان تصدر احدى المحاكم الشرعية في العاصمة الاردنية قبل ظهر اليوم حكمها في القضية المرفوعة ضد السيد ابراهيم ابوناب، صحافي وكاتب اردني، بتهمة الانضمام الى القاديانية وهي طائفة تعتبر مرتدة عن الاسلام.

ففي الجلسة التي عقدتها محكمة ناعور الشرعية يوم الاثنين الماضي قدم السيد ابوناب، غيابيا توضيحا مكتوبا للظروف التي قال انه اضطر معها للتوقيع على ورقة في مؤتمر بلفورد ـ بريطانيا الذي عقدته القاديانية في حزيران ١٩٨٧.

كما قدم توضيحا لقصيدتين كتبهما والقاهما في ذلك المؤتمر مشيرا الى ان تلك الورقة استهدفت تسهيل مشاركته، كصحفي وليس كعضو للاطلاع على تعاليم القاديانية. اما قصائد المديح بالقاديانية فانها تؤخذ على محمل الشعر الذي ليس بالضرورة ينطلق بالصدق والدقيقة.

وفي التفسير الذي قدمه السيد ابوناب للمحكمة برئاسة القاضي خالد وريقات، فقد طعن بالشهادة التي كان قدمها ضده السيد طاهر قزق عندما مثل امام المحكمة نفسها، مؤخرا بتهمة الانضمام للقاديانية. وكانت المحكمة قد اخذت منه شهادة بالعودة الى الاسلام، والتخلي عن تعاليم ذلك المذهب الذي تأسس اصلا في الهند عام ١٨٨٩ باسم الاحمدية والذي يتضمن الاعتراف بزعيمهم ميرزا غلام احمد على انه يجسد عودة (بروز) الرسالة المحمدية وعودة المسيح وكذلك يجسد الدورد كريشنا (نبي الهندوسية).

ويتضمن التفسير الذي قدمه السيد ابوناب، بالاضافة للطعن في شرعية الشهادة التي قدمها ضده السيد قزق، يتضمن ايضا التأكيد على انه ـ ابوناب ـ لم يستوف الشرط الاساسي للعضوية في القاديانية وهو دفع ١٦٪ من الدخل الشهري للعضو وبالتالي فان اتهامه بالعضوية في القاديانية لا يقوم على بينة.

وفي المقابل لهذا التفسير الذي قدمه السيد ابوناب للمحكمة الشرعية يوم الاثنين الماضي، فقد ارتأى المدعي العام الشرعي عرض الاوراق جميعها على لجنة من الفقهاء الشرعيين من اجل الوقوف على دقة وشرعية التعليلات والشروحات حيث تقرر ان تصدر المحكمة حكمها النهائي اليوم الاربعاء وبذلك فان الفتوى السابقة بالتفريق بين المتهم (ابوناب) وزوجته كنوع من الاجراء الشرعي الاحتياطي لحين صدور الحكم النهائي ـ هذه الفتوى جرى تعليقها الى حين تصدر المحكمة، اليوم، حكمها في القضية.

## اُردن کی اعلیٰ شرعی عدالت میں

## ایک مرتد قادیانی کے خلاف

## زیر تصفیہ مقدمہ کی تفصیلات

رپورٹ: محمد اکرام فضل ایم اے الریاض سعودی عرب

گزشتہ سے شائع ہونے والے عربی روزنامہ "السیاسۃ" کے شمارہ نمبر ۷۸۲۵، مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۹۰ء میں اُردن کی شرعی عدالت میں ایک زیر تصفیہ مقدمہ جس کا تعلق ایک مرتد قادیانی شخص ابراہیم ابوناب سے ہے کی تفصیلات شائع ہوئی ہیں۔ مذکورہ اخبار کے نمائندہ مقیم عمان (اُردن) کی اطلاع کے مطابق ابراہیم ابوناب جو کہ ایک صحافی اور مصنف ہے کے مقدمہ کا فیصلہ اُردن کی اعلیٰ شرعی عدالت سے عنقریب متوقع ہے اگر عدالت مذکورہ یہ فیصلہ ابراہیم ابوناب کے خلاف کر دیتی ہے تو ابراہیم ابوناب اور اس کی بیوی کے درمیان مستقل طور پر تفریق کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔ کیونکہ قبل ازیں عدالت مذکور نے ابراہیم ابوناب اور اس کی بیوی کے درمیان حتمی فیصلہ صادر ہونے تک عارضی تفریق کا حکم جاری کیا ہوا ہے نیز اس فیصلہ کے صادر ہو جانے کے بعد اُردن جیسے اسلامی ملک میں قادیانیت کے خلاف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قانون پاس ہو جائے گا اور وہاں پر قادیانیت کو دفن کر دیا جائے گا۔ ابراہیم ابوناب کے خلاف مقدمہ کی تفصیلات جو کہ مذکورہ اخبار میں شائع ہوئی ہیں، کے مطابق مذکورہ شخص پر الزام ہے کہ اس نے ۱۹۸۷ء میں برطانیہ کے شہر گلفورڈ میں قادیانیوں کے ایک اجتماع میں نہ صرف یہ کہ شرکت کی تھی بلکہ وہاں پر کاغذات پر دستخط بھی کیے تھے اور قادیانی مذہب کے حق میں قصائد اور اشعار بھی پڑھے تھے۔ مذکورہ اخبار کی تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز کی عدالتی کارروائی کے دوران ملزم ابراہیم ابوناب نے حاضر عدالت نہ ہو کر اس نے اپنی تحریر شدہ رپورٹ بھجوا دی جس میں اس نے وضاحت کی ہے کہ اسے قادیانیوں کے اس مذکورہ اجتماع میں مجبوراً دستخط کرنا پڑے تھے اور اس نے وہاں پر جو دو قصیدے پڑھے تھے وہ صرف اس خاطر تھے کہ اس کی مذکورہ اجتماع میں ایک صحافی کی حیثیت سے شرکت میں سہولت پیدا ہو جائے اور جہاں تک ان قصائد یا اشعار میں قادیانی مذہب کی تعریف کا تعلق ہے تو وہ صرف شعر و شاعری کی حد تک تھا۔ اور حقیقت میں اس کا ایسا مطلب ہرگز نہ تھا۔ اپنی اس رپورٹ میں ابراہیم ابوناب نے اپنے اوپر لگائے گئے الزام کی تردید کی ہے اور قادیانی مذہب پر اور اس کے بانی پر ظاہر ہے شدید لعن طعن کی ہے۔ اور اپنے موقف میں یہ وضاحت پیش کی ہے کہ وہ احمدی یا قادیانیوں میں سے نہیں ہے کیونکہ احمدیوں اور قادیانیوں کی بنیادی شرائط میں سے ہے کہ ہر احمدی قادیانی اپنی آمدنی کا ۱۶ فیصد احمدی تنظیم کو ماہوار ادا کرتا ہے جبکہ وہ یہ ادا نہیں کرتا ہے۔

عدالت مذکورہ نے ابراہیم ابوناب کو اسلام میں دوبارہ لوٹ آنے کی شہادت طلب کی ہے اور اسے اس مذہب (قادیانیت) [illegible]

سے پابندی کی اور توہین کی تلقین کی ہے جو کہ ۱۹۶۹ء میں احمدیہ مذہب کے نام سے شروع ہوا اور جس کا پہلا قائد متنبی غلام قادیانی تھا اور جس کے عقائد گمراہ کن ہیں اور اسلام سے جس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ عدالت مذکورہ نے الزامات مذکورہ کی وضاحت اور دیگر تمام معاملہ اردن کی اعلیٰ شرعی عدالت اور شرعی کمیٹی کے علماء کو پیش کر دیا ہے تاکہ وہ مزید چھان بین اپنا آخری اور حتمی فیصلہ صادر کریں۔

## سلام پرائز پر پابندی لگائی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی نور محمد نے صدر پاکستان اور قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے چانسلر غلام اسحٰق خان سے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل اور امریکہ کے جاسوس قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کی طرف سے ایک ہزار امریکی ڈالر کے سائنس میں "سلام پرائز ۱۹۹۰ء" برائے کیمسٹری یونیورسٹی کی طرف سے دینے پر فوری پابندی لگائی جائے اور یونیورسٹی کے پروفیسر اصغر قادر سیکریٹری سلام پرائز کمیشن کی طرف سے ہزاروں روپے کی لاگت سے قادیانی ڈاکٹر سلام کے پرائز کے اشتہارات شائع کرنے کی تحقیقات کرائی جائے انہوں نے کہا کہ مسلمانان پاکستان اور عالم اسلام کے مطالبے کے تحت ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اس وقت سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی غیر مسلم پاکستان چھوڑ کر بھاگ گیا تھا اور ایٹم کے میدان میں غیر مسلم ممالک کو مخبری کر کے پاکستان کی اقتصادی اور قومی امداد رکوا رہا ہے اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں ڈاکٹر عبدالسلام کے ایما پر قادیانی نواز چیئرمین نے مرزائیوں کو زیادہ بھرتی کر کے قادیانیوں کا قبضہ کرا دیا ہے مقام افسوس ہے کہ اسلام اور ملک دشمن قادیانی جماعت کے سائنسدان کو اصل نام کی بجائے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے پروفیسر سلام کی طرف سے انعام کا اعلان کرنے کا اشتہار دیا گیا ہے۔

OOO

# حضرت مسیحؑ کی قبر کشمیر میں نہیں

بابو حبیب اللہ امرتسری

سید نصیر الدین کی قبر کے ساتھ ایک نبی کی قبر مشہور ہے وہ ایک شاہزادہ تھا۔ جو غیر ملک سے کشمیر میں آیا۔ وہ زہد تقویٰ۔ عبادت میں کامل تھا۔ خدا کی طرف سے نبی بنایا گیا۔ اور اہل کشمیر کی دعوت میں مشغول رہا۔ اس کا نام یوز آسف تھا۔ بہت سے اہل کشف اور خصوصاً میرے مرشد نے شہادت دی ہے کہ اس قبر سے برکات نبوت ظاہر ہوتے ہیں۔"

دیکھئے یہاں یہ نہیں لکھا ہے کہ یوز آسف شہزادہ مغرب سے آیا۔ نہ یہ لکھا ہے کہ وہ اسرائیلی نبی تھا۔ یہ بھی نہیں لکھا کہ وہ ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔ صرف اس قدر درج ہے کہ یوز آسف شہزادہ تھا۔ نبی تھا۔ غیر ملک سے آیا تھا۔

## قادیانی دلیل نمبر ۱

(۱) مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں۔ "فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے۔ اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔ جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے۔ جس کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھا کرنے والا۔"

(۲) کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۲۲۸ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"ماسوا اس کے وہ لوگ شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے۔ کشمیر پہنچ گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔"

(۳) کتاب تبلیغ رسالت کی جلد ۹ کے صفحہ ۱۸ و ۱۹ پر ہے

"اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے۔ جس کا ذکر انجیل میں بھی ہے اور اس کے معنی ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا۔"

(۴) مولوی نظام الدین صاحب مرزائی ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہاں اس کتاب (یعنی کتاب اکمال الدین) میں بجائے یسوع مسیح کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے۔ جو مخفف اور مرکب ہے دو ناموں سے یعنی یسوع بن یوسف (دیکھو رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۱)۔

یوز آسف کی وجہ تسمیہ یوں ہے کہ حرف "س" سے پہلا شوشہ "س" سے آگے "و" حذف ہو چکی ہے۔ پس اصل میں "یوسو" تھا۔ جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں۔

اور آج کل یسو کہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ کا اصل نام عبرانی میں "یوشع" ہو کیونکہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا۔ اور بائبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں۔ پس "یوشع" کا "یوز" بن جانا آسان ہے اور یوز سے یوسا بنا ہے۔ اور صف یا آصف یا اسف مخفف ہے یوسف کا۔ پس سارا نام یوز آسف مخفف ہے۔ "یسو یوسف" جس کا مطلب یہ ہے۔ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا۔ جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ یوز آسف کے ربیب تھے۔ بیٹے نہ تھے۔ انجیل یوحنا اس بات کی شہادت دیتی ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۲)

## قادیانی دلیل کی تردید

جو کچھ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۲ اور ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ

پنجم ؟ کے صفحہ ۲۴۹ پر یوز آسف کے عنوان پر لکھا ہے۔ اس کی تردید میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ مرزا صاحب کی چند ایک دوسری تحریروں ہی کا نمونہ پیش کر دیتا ہوں۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔

(و) کتاب "ست بچن" کے صفحہ ۱۶۴ کا حاشیہ، رسالہ نور القرآن نمبر۱ کے صفحہ ۱ کے حاشیے اور کتاب تبلیغ رسالت کے حصہ ۲ کے صفحہ ۱۰ پر ہے۔

"دراصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور و معروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کرنے سے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے۔ مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ درحقیقت یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین۔ آسف اندوہ و غم کو کہتے ہیں۔ چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے۔ پھر اجنبی زبان میں بکثرت استعمال ہو کر یوز آسف بن گیا۔ مگر میرے نزدیک یسوع اسم بامسمیٰ ہے۔ اور ایسے نام جو واقعات پر دلالت کریں۔ اکثر عبرانی نبیوں اور دوسرے اسرائیلی راستبازوں میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ یوسف جو حضرت یعقوب کا بیٹا تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ اس کی جدائی پر اندوہ و غم کیا گیا۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ نے اس بات کی طرف اشارہ فرما کر کہا **یا اسفا علی یوسف** پس اس سے صاف نکلتا ہے کہ یوسف پر اسف یعنی اندوہ کیا گیا۔ اس لئے اس کا نام یوسف ہوا۔"

(ب) کتاب البریہ کے مقدمہ کے صفحہ ؟ پر ہے:۔

"اور جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے۔ مسیح کشمیر میں آکر فوت ہوئے اور اب تک نبی شاہزادہ کے نام پر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے۔ اور لوگ بہت تعظیم سے اس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شاہزادہ نبی تھا۔ جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا۔ اور اسی شاہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے جس کے معنی ہیں یسوع غمناک۔"

(ج) کتاب "حمامة البشریٰ" مترجم کے صفحہ ۹۹ پر ہے۔

"و فی جمع موسیٰ غضبان اسفا (ترجمہ) پس موسیٰ غضب اور تاسف کی حالت میں واپس ہوا۔"

(د) کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۲۸ پر ہے:۔

**یا اسفا علیھم انھم انفقوا علی الضلالة جمیعا** (ترجمہ) پریشاں افسوس کہ ایں مردم بگناہ طریق ضلالت اختیار نمودند۔"

(ص) لغت کی مشہور و معروف کتاب مجمع البحار کی جلد اول صفحہ ۴۱، قاموس کی جلد ۳ صفحہ ۱۲۱، لسان العرب کی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۰، ۳۴، صراح صفحہ ۳۲۰ جلد ۲، تاج العروس جلد ۶ صفحہ ۳۰، منتہی الارب جلد اول صفحہ ۲۹، مفردات امام راغب صفحہ ۱۵، المصباح المنیر جلد اول صفحہ ؟ پر لفظ اسف کے معنے اندوہ، غم، حزن اور غصے کے آئے ہیں۔"

(ش) مولوی نظام الدین مرزائی کا یہ لکھنا کہ سارا "نام یوز آسف مخفف ہے۔ یسو یوسف کا جس کا مطلب ہے کہ یسوع جناب یوسف" ایک مضحکہ آمیز بات ہے۔ اور کوئی دانا اسے قبول نہ کرے گا۔ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمۃ عربی زبان میں ہے اور اس میں کہیں یہ نہیں لکھا ہے کہ یوز آسف کی ماں کا نام مریم تھا۔ اور نہ ہی کہیں اس یوسف کا ذکر آیا ہے۔ مولوی صاحب کی اس توجیہ سے بڑھ کر مفتی محمد صادق صاحب مرزائی کی توجیہ سنئے۔ مفتی صاحب نے ایک بار ارشاد فرمایا:۔

پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے۔

"ایسو گوں تے کچھ نہ بھول"

غالباً امرور زمانہ سے اصلیت بھول جانے سے گوں کا لفظ گوں بن گیا۔ اور دراصل یوں تھا کہ ایسو گوں یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے۔ پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے۔ لیکن کچھ اس بابت کھول کر دریافت نہ کیا۔ کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے۔ کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔"

(دیکھو اخبار فاروق مورخہ ۱۱-۱۸-۲۵ مئی ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۱)

واہ صاحب کیا کہنے۔ مفتی صاحب نے تو کمال کر دیا۔ جو بات آپ کے پیر و مرشد کو نہ سوجھی وہ آپ کو سوجھی۔ اب ناظرین خود ہی انصاف فرمائیں کہ ایسی بے دلیل اور من گھڑت باتوں کا جواب ہم کیا دیں۔

# قادیانی دلیل نمبر ۹

مرزا قادیانی کہتا ہے:۔

"یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے۔ جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف چلے گئے۔ اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے۔ اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے۔ تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شہزادہ نبی کہتا ہے۔ چوتھا قرینہ یہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہٖ موجود ہیں۔ جیسا کہ ایک کسان کی مثال۔" (کتاب تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۱۸ و ۱۹)

"اور اس کتاب یعنی یوز آسف کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔ بلکہ بعض مثالیں ------ اور فقرے اس کی تعلیم کے بعینہ مسیح کی ان تعلیمی فقرات سے ملتے ہیں۔ جو اب تک انجیلوں میں پائے جاتے ہیں۔" (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۸)

نوٹ:۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۴۶۲ و صفحہ ۴۲۳۔ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۰۔ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۲ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

"یوز آسف کی تعلیم یسوع کی تعلیم سے بہت ملتی جلتی ہے۔"

## قادیانی دلیل کی تردید

مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کا مذہب ہے کہ

"جو سرینگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے۔ وہ درحقیقت بلاشک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔" (راز حقیقت صفحہ ۲۰)

اور اس پر دلیل یہ پیش کی کہ "یوز آسف کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔"

(ریویو جلد ۲ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۲۰) حالانکہ یہ دلیل بھی کمزور ہے کیونکہ خود مرزا صاحب اس امر کو لکھ چکے ہیں۔ کہ "حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔"

(کتاب مسیح ہندوستان میں صفحہ ۸۹)

تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔ مثلاً خط (ب) خط (ج) دیکھ

متوازی ہے۔ اور خط ر س خط ج د کے متوازی ہے تو ثابت ہوا کہ خط د ب اور خط ر س آپس میں متوازی ہیں۔

د ب ج آ د آ س

باوجود اس بات کی حضرت یوز آسف کو بدھ نہیں کہہ سکتے ذرا غور سے سنو۔ یورپ کے بعض مصنفوں نے جو زافٹ اور گوتم بدھ کو ایک ہی شخص ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ (دیکھو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۷۷ اور چونکہ اس نے بعض اتفاقات گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس لئے اکثر عیسائی صاحبان کا بھی یہ خیال رہا ہے۔ کہ شہزادہ یوز آسف گوتم بدھ کا ہی دوسرا نام ہے۔ (ریویو بابت ماہ جون ۱۹۱۰ء صفحہ ۲۲۸ و ۲۲۹)

ان باتوں کا جواب مرزائیوں کی طرف سے یوں دیا گیا کہ۔

" اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کے حالات سے ملتے ہوں۔ تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں"۔ (ریویو جلد ۲ نمبر ۱۱ و ۱۲ صفحہ ۴۷۴)

" اگر سری نگر کی قبر بدھ کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل بدھ مذہب کے پیروؤں کا مرجع ہونی چاہئے تھی"۔ (ریویو بابت ماہ جون ۱۹۱۰ء صفحہ ۲۲۹)

ٹھیک اسی طرح میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات یسوع مسیح کے حالات سے ملتے ہیں۔ (تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں) دوسری گذارش یہ ہے کہ اگر سری نگر کی قبر یسوع مسیح کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل مسیحی مذہب کے پیروؤں کا مرجع ہونا چاہئے تھی۔ بقول مرزا صاحب قادیانی " حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے (اس بات کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ وہ خطاب جو بدھ کو دیئے گئے مسیح خطابوں سے ملتے ہیں"۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ) پھر بھی یہ دونوں الگ الگ ہستیاں ہیں۔ اور دونوں ایک ہی شخص کے نام نہیں ہیں۔

## قادیانی دلیل نمبر ۱۰

" واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے فرض رسالت کی رو سے ملک پنجاب اور اس کے نواح کی طرف سفر کرنا ضرورت

## رشدی کو قتل کر کے تو جنت وصول کر

مثنا نبی کی شان پہ اپنا اصول کر
رشدی کو قتل کر کے تو جنت وصول کر

جنت پہ کمانے کا بڑا موقعہ حسین ہے
ہر گام ہر قدم پہ تیری فتح مبین ہے

راضی خدا ہو تجھ سے تو راضی رسول کر
رشدی کو قتل کر کے تو جنت وصول کر

اے مرد مجاہد ذرا دنیا کو دکھا دے
ہر جذبہ ایماں سے تو آفاق ہلا دے

جھولے فلک کے تاروں کے جھولے میں جھول کر
رشدی کو قتل کر کے تو جنت وصول کر

ہے زیست بے وفا ادا کرتی نہیں وفا
محبوب کبریا پہ یہ جاں اپنا کر فدا

جاوداں زندہ رہنے کو شہادت قبول کر
رشدی کو قتل کر کے تو جنت وصول کر

منجانب ادارہ

ضروری تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی گم شدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے۔ ان ملکوں میں آ گئے تھے جن کے آنے سے کسی مورخ کو انکار نہیں ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس ملک کی طرف سفر کرتے اور ان گم شدہ بھیڑوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے۔ اور جب تک وہ ایسا نہ کرتے تب تک ان کی رسالت کی غرض ان کے بغیر ادھورا ملنی تھی"۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۹۱)

## قادیانی دلیل کی تردید

مانا کہ بنی اسرائیل کے دس فرقے ان مشرقی ملکوں میں آ گئے تھے۔ اور یہ بھی تسلیم کیا کہ افغان اور کشمیری لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۹۲) مگر یہ کہنا کہ درست ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایران، افغانستان، ہندوستان اور کشمیر تک آئے ہیں۔ دلائل قویہ اور تاریخوں سے ثابت نہیں ہے۔ واقعات کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے نہ کہ قیاسات سے۔ دیکھو یہ بات بھی تسلیم کی گئی ہے کہ یہودی لوگ تاتار، بخارا، مرو اور خیوا کے متعدد علاقوں میں بڑی تعداد میں موجود تھے۔ یہودی لوگ چین، ایران، تبت میں آباد ہیں۔ بنی اسرائیل ملک چین میں بھی تھے۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۹۴-۹۵-۹۶-۹۸-۱۰۰) اس کے علاوہ بعض یہودی یونان میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔ (ریویو جلد اول ۱۹۰۲ء نمبر ۳ صفحہ ۹۵ و صفحہ ۹۶) تو کیا حضرت مسیح علیہ السلام، یونان، عرب، تاتار، اور چین میں بھی تشریف لے گئے تھے؟

## قادیانی مغالطے کا جواب

مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۵۰ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

" اور ایک کتاب تاریخ طبری کے صفحہ ۳۹۷ میں ایک بزرگ کی روایت سے حضرت عیسےٰ کی قبر کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جو ایک جگہ دیکھی گئی ہے۔ یعنی ایک قبر پر پتھر پایا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ یہ عیسیٰ کی قبر ہے۔ یہ قصہ ابن جریر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ جو نہایت معتبر اور آئمہ حدیث میں سے ہے"۔

(۲) حکیم خدا بخش مرزائی اپنی کتاب "عسل مصفیٰ" حصہ اول کے صفحہ ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۴۹۴ و ۴۹۷ پر بحوالہ تاریخ الرسل والملوک صفحہ ۷۳۸ / ۷۳۹ لکھتے ہیں۔

" ہمارے پاس ابن حمید نے ان کے پاس مسلمہ نے ابن اسحٰق سے ان کے پاس عمر بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر نے ان کے پاس ابن سلیم انصاری زرقی نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک عورت نے منت مانی تھی۔ کہ اس الجماء پر جو مدینہ کے نواح میں ایک پہاڑ عقیف میں ہے۔ جا کر نذر ادا کرے گی۔ راوی کہتا ہے کہ میں بھی اس عورت کے ساتھ گیا۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ تو کیا دیکھا کہ ایک بڑی قبر ہے۔ جس پر دو بھاری پتھر پڑے ہیں۔ ایک پتھر تو سرہانے ہے۔ اور ایک پتھر اس کی پائنتی کی طرف ہے۔ جن پر کچھ لکھا ہے۔ لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا لکھا ہوا ہے۔ میں نے دونوں پتھروں کو ہمراہ اٹھا لیا۔

(جاری ہے)

بقیہ : زندگی جہد مسلسل

کے قصے سناتا ایک دن اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ سنایا کہ وہ بت پرست قوم میں پیدا ہوئے ان کا باپ آذر خود بت بنایا کرتا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے ان بتوں کو خدا نہیں مانتے تھے۔ ہم ایک رات اور دن کروہ ستاروں چاند اور سورج کو طلوع اور غروب ہوتا دیکھ کر کس طرح ان کے خدا ہونے کے اقرار و انکار

(جاری ہے)

بقیہ : محدث شریف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

رفیع درجات اور مراتب عالیہ کا سبب ہوا ہوگا یعنی آپ کے اکلوتے فرزند صاحب علم و عمل اور مجاہد فی سبیل مولانا محمد مسعود کشمیری کی شہادت جو آپ کی وفات سے دو سال قبل جہاد افغانستان میں خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت الاستاذ نے عالم پیری میں اس عظیم صدمہ کو جس ضبط و تحمل سے برداشت کیا وہ رضا بالقضا اور صبر و عزیمت کی عجیب تصویر ہے۔ اس بات کا صرف تصور ہی حزن سے کلفت دل کو پگھلا دیتا ہے کہ ۲۵ سال کا کڑیل بیٹا جو بڑھاپے کا واحد سہارا تھا، ۳ معصوم بچوں اور ایک بیوہ کو ۸۵ سال بوڑھے کے سپرد کر کے آخرت کا رخت سفر باندھ لے اس سانحہ فاجعہ کا آپ کی طبیعت پر اثر اور پھر آپ کے صبر کا اندازہ کچھ اس سے ہوتا ہے کہ جب صاحبزادہ مولانا محمد مسعود کے رفقاء و احباب میں سے کوئی صاحب حضرت والا سے ملتے تو آپ فرط جذبات سے پوچھتے کہیں مولوی مسعود تو نہیں ملا پھر رو پڑتے اور فرماتے دعا کرو اللہ اس کی شہادت کو قبول فرمائے۔ اللہ اکبر صبر و رضا اور خوف و رجاء کو کس طرح جمع فرما دیا؟

حضرت والا گزشتہ دو سال سے صاحب فراش تھے اس علالت کو صاحبزادے کی جدائی کے صدمے نے مزید تکلیف دہ بنا دیا تھا۔ مگر یہ عرصہ آپ نے نہایت صبر و سکوت سے گزارا بالآخر ۱۰ شوال ۱۴۱۰ھ ہجری کو اس سفر پر روانہ ہو گئے جو ہر مرد و بشر کو بدیر پیش آنے والا ہے۔ پیر کی شب کو رات ساڑھے بارہ بجے آپ کی روح مبارک نے اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کی۔ خیر المدارس اور ملتان کے علمی حلقوں میں آپ سانحۂ وفات کی خبر نے ہر علم دوست فرد کو تصویر غم بنا دیا۔ آپ کے دولت کدہ پر جسد اطہر کو غسل دیا گیا، نعش مبارک ظہر کی نماز کے بعد دیدار عام کے لیے جامعہ کے دارالحدیث میں رکھ دی گئی۔ یہ وہی دارالحدیث تھا جہاں چار چار گھنٹے بلا توقف حضرت والا کے درس حدیث سے سامعین مستفید ہوتے تھے، آج اس دارالحدیث میں آپ کا منور چہرہ زبان حال سے نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا واداھا کما سمع (حدیث نبوی: اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھیں جس نے میری حدیث سنی پھر اسے یاد کیا اور جیسے سنی تھی آگے پہنچا دی) کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا۔ استاد محترم حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ نے چہرہ مبارک کو بوسہ دیا اور رہا نہ گیا تو بے اختیار بول اٹھے کہ حضور کی پیش گوئی سچی ہو گئی۔ دیکھو میرے حضرت کا چہرہ کس طرح تازہ اور نرم ہے۔ آپ کی وفات کی خبر ملک کے جس جس حصہ میں پہنچی وہاں علماء و صلحاء حفاظ اور اہل دین بے تاب ہو کر جامعہ کی طرف امڈ پڑے۔ نماز جنازہ تک ہزاروں افراد جن میں کثیر تعداد اہل علم و دین کی تھی جامعہ میں حاضر ہو چکے تھے حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم جو ایک دن قبل عمرہ سے تشریف لائے تھے۔ خان پور سے دیگن کا تکلیف دہ سفر طے کر کے ملتان تشریف لائے اور نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ عصر کے وقت اس یگانۂ روزگار فاضل ہزاروں علماء کے استاذ اور محدث جلیل کو سپرد خاک کر دیا گیا ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی۔ تدفین آپ کے صاحبزادے مولانا محمد مسعود شہید کے پہلو میں ہوئی جہاں اس سے قبل حضرت العلامہ کی والدہ ماجدہ بھی آسودۂ خاک ہیں ؎

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے!!

بقیہ : پیغام رسالت

صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی اور پھر کلیسا میں جا کر عبادت کے وقت ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے یہ تقریر کی

یا معشر الروم انہ قد جاءنی کتاب من احمد یدعونی فیہ الی اللہ عزوجل وانی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان احمد عبدہ ورسولہ

**ترجمہ:** رومی حضرات ہمارے پاس عرب کے پیغمبر احمد کا خط آیا ہے اس نے ہم کو خدائے واحد کے دین حق کی طرف دعوت دی ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور احمد خدا کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔ ضغاطر کی اس تقریر کو سن کر تمام رومی سخت برہم ہو گئے اور انہوں نے اس بزرگ اسقف کو اتنا زد و کوب کیا کہ وہ بے چارہ جان بحق ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت دحیہؓ نے جب یہ واقعہ دیکھا تو فوراً وہاں سے روانہ ہو گئے اور حمص آ گئے اور قیصر کو ضغاطر کا خط سپرد کر کے تمام واقعہ سنایا قیصر نے جب یہ واقعہ سنا تو بہت مایوس ہوا لیکن اس کے باوجود اس نے شاہی محل کے ارکان دربار کو جمع کر کے وہ گفتگو کی جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

بقیہ : قرآن قوموں پر عذاب

اس طرح یہ تصویریں مورتیں بنیں اور مورتوں سے معبود بن گئیں لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر حقیقی معبود کو بھلا کر ان بتوں کی پوجا کرنے لگے اور انکو اپنا معبود سمجھنے لگے شیطان کا فریب کارگر ہوا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ ان لوگوں کی طرف علیہ السلام کو بھیجا حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کو بہت سمجھایا کہ وہ ان بتوں کی عبادت کرنا چھوڑ دیں یہ بڑی جہالت کی بات اور بے وقوفی کی بات ہے حضرت نوح علیہ السلام نے بہت کوشش کی ۹۵۰ سال تک سمجھاتے رہے اور اسلام کی دعوت دیتے رہے مگر چند آدمیوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا جب آپ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو وحی بھیجی کہ تمہاری قوم میں جنکو ایمان لانا تھا لے آئے اب کوئی ایمان نہ لائے گا جب آپ بالکل مایوس ہو گئے تو یوں دعا کی اے اللہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما کہ ان میں سے ایک کافر بھی نہ بچے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی حکم دیا کہ ایک بڑی سی کشتی بناؤ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنانا شروع کی تو قوم کشتی بنتے دیکھتی تو خوب مذاق اڑاتی مگر آپ یہی جواب دیتے کہ آج تم ہم پر ہنستے ہو کل انشاء اللہ ہم تم پر ہنسیں گے۔

آخر کار اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ گیا جس کا قوم کو انتظار تھا زمین پانی اگلنے لگی اور آسمان برسانے لگا آسمان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چھلنی ہے جس کو کوئی روک نہیں ہے اوپر سے پانی نیچے سے پانی غرض پانی ہی پانی تھا۔ غرضیکہ قوم کو خدا کے عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا جو پانی کی شکل میں تھا جو لوگ نافرمانی کرتے ہیں وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## REGARDING "AHMADIS" OR QADIANIS

# DECISION IS UP TO YOU!

By

Abdur Rahman Y. Bawa

### IT IS FOR YOU TO DECIDE

Please go through the following extracts read them over and over again and decide for yourself that how could a man, who is so nefarious, vicious and vile while speaking about our holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم in a disgraceful, debasing and humiliating manner, be called a Muslim? Please decide whether these heart-rending, excruciatingly pro-vocative, outrageous and exasperating writings are tolerable for the Muslims and whether Muslim Ummah can bear and submit to such insinuations?

All these extracts have been obtained from the Mirzai Books and Periodicals. We throw an open challenge to the Mirzai people, who call themselves "Ahmadis", to disprove these quotations and references. But we are certain that these deviators would never dare to accept our challenge.

### Mirza Ghulam Ahmad Qadiani Writes:

- "For him [i.e., our holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم the moon eclipse is regarded as an emblem, but for me both the moon and the sun are eclipsed. Still, could thou durst deny." *(Ejaz-e-Ahmadi,p. 71)*
- "Many thrones descended upon the earth, but thine throne is on top of all." *(Haqeeqat-ul-Wahi , p. 89)*

### Mirza Bashir Ahmad, Son of Mirza Ghulam Ahmad, writes:

- Every prophet has been bestowed with the excellence in accordance with his work and capabilities. Some were granted more, some less; but the promised Messiah (Mirza) was conferred with the prophethood when he surpassed and excelled all the virtues and excellence of Muhammadi Prophethood and thus (Mirza) became capable of being called the shady prophet. This shady prophethood did not make the promised Messiah (Mirza) recede or retreat but enhanced his status so much that he got his seat beside the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم *(Kalemat-ul-Fasl , p. 113)*
- In these circumstances is there any doubt that God created Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم the second time in Qadian to fulfil His promise. *(Kalemat-ul-Fasl , p. 105)*

### Mirzai Newspapers Maintain:

- It is an absolute truth that every person is capable of progress and advancement and can achieve the highest seat of honour, so much so, that he could exceed and surpass even Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم *(Akhbar Al-Fazl , July, 1922)*
- Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم once again has come down amongst us with more grandeur and eminence than before. If you want to see *"the august, the impeccable Muhammad"* then come and have a look at Ghulam Ahmad in Qadian. *(Badar Number, Edition 43, 25th Oct. 1906 , p. 14)*
- The holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم and all his companions (may their souls be blessed) used to eat the cheese made by the Christians, though it was well-known that it contained pig's teats as an ingredient. *(A letter from Mirza: Al-Fazl, Qadian, 22nd Feb. 1924)*

### Milk from the Bosoms of Makkah and Madina:

- Qadian is the mother (*Um*) of all cities, so who has no contact and relation with Qadian shall be slained. Beware! that none amongst you should be slaughtered! After a time no fresh milk will be available, as even fresh milk is destined to stop. Likewise bosoms of Makkah and Madina have become dry or not? *(Haqeeqat-ul-Roya, p. 46)*
- One who does not visit Qadian or at least has no aspiration to migrate over here is liable to be suspected as an unbeliever. What God has declared in regard to Qadian ... is an undeniable truth and that upon this city, blessings of God shower as upon the cities of Makkah and Madinah.

### The promised Messiah (Mirza) asserts himself:

Now the soil of Qadian has become sacred and reverend. And because of the gathering crowd it is like the land of Haram. *(Mansab-i-Khilafat , p. 33 , written by Mirza Bashiruddin)*

- The holy Quran has mentioned the names of three cities, i.e. Makkah, Madina and Qadian. *(Khutba Al-Hamia, p. 20 margin)*

### Debasing Hazrat Fatima-al-Zahra (Allah bless her soul)

"And according to this tradition (Hadith) quoted in Kanzul-Ammal, Bani-Faras also belong to the Bani-Israel and Ahl-i-Bait. And Hazrat Fatima (Allah bless her soul) put my head on her thigh and showed me that I have come from her own entity." *(Aik Ghalti ka Ezala, p. 9, margin)*

**Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat**

Head Office: Hazuri Bagh Road, Multan, Pakistan
Tel: (061) 40978, 43338, 73341.
Karachi: Jama Masjid Babur Rehmat Trust
Old Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi-3, Pakistan
Tel: (021) 711671.

* * *

عالمی مجلس کے مرکزی راہنما

**مولانا عبدالرحمٰن باوا لندن پہنچ گئے**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل عالمی ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات اور دیگر جماعتی امور کی انجام دہی کے لیے لندن روانہ ہو گئے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

## پاکستان کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

○ تبلیغ و اشاعت اسلام حدیث "مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِی" کی روشنی میں۔
○ اصلاح عقائد و اعمال صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ کی نشاندہی کے مطابق ○ تربیت اخلاق
○ بالخصوص تحفظ عقیدہ ختم نبوت جس کیلئے مندرجہ ذرائع اختیار کیئے گئے ہیں۔

ا) مبلغین و داعیان اسلام کا تقرر۔ (ب) شعبہ نشر و اشاعت (ج) دینی مدارس کا قیام اور انکی تنظیم۔
(د) تعلیم بالغاں (ر) تعلیم نسواں

**الحمد للہ!** اس وقت پچاس سے زائد مبلغین اندرون ملک و بیرون ملک سرگرم عمل ہیں اور بیسیوں دینی مدارس قائم ہیں

## شرائط رکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کا اقرار کرے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد، نصب العین اور طریق کار کو سمجھ لینے کے بعد اس بات کا اقرار کرے کہ مجلس کے دستور کے ساتھ پوری طرح متفق ہے اور اسکے مطابق جماعتی نظام کی پوری طرح پابندی کرنے کیلئے تیار ہے۔ (۲)، وہ تمام ایسی رسومات و عادات سے اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش کریگا جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہوں۔ (۳)، وہ کسی ایسے ادارے یا جماعت کا رکن نہیں بنے گا جس کے عقائد و نظریات اور اصول و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد اور طریق کار کے خلاف ہوں۔ (۴)، وہ نیا سال شروع ہونے پر کم از کم ایک روپیہ مجلس کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ (۵)، جو صاحب یکمشت یکصد روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ تازیست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن متصور ہوں گے۔

رابطہ کیلئے: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸